عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۳۱
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف

مولانا محمد ادریس کاندھلوی نور اللہ مرقدہ کی ایک بےمثال تحریر

توہینِ عدالت پر سابق آرمی چیف کی عدالت میں طلبی لیکن توہینِ رسالت پر ہر طرف سکوت

انّا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر

شب قدر

اور اسکے فضائل و احکام

بے پردگی کا بڑھتا ہوا سیلاب اور ہماری کوتاہیاں

ایک شگفتہ تحریر

"ھگسیٹ" قادیانی ڈکشنری کا مقدس لفظ

افادات عارفی

ایمان کی خاصیّت

حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب عارفی مدظلہ

مرتبہ: مولانا منظور احمد الحسینی

فرمایا! ایک طرف زندقہ والحاد و بے دینی کا بازار گرم ہے۔ بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی کا سیلاب آرہا ہے دوسری طرف دارالعلوم قائم ہیں اللہ اور اسکے رسولؐ کا کلام پڑھایا جارہا ہے صوفیا کرام کی مجالس قائم ہیں۔ وہاں متوجہ الی اللہ ہونے کی ترکیبیں بتائی جارہی ہیں چاہے وہ سو میں ایک ہو ہیں مگر دیکھنا یہ ہے کہ کام تو ہو رہا ہے اس گندے ماحول میں اس طرح کام کا ہو جانا بڑی بات ہے اگرچہ حلقہ ان کا محدود ہے۔ لیکن اس کام کا وجود تو ہے اللہ تعالیٰ کا نام تو لیا جاتا ہے اللہ کے رسولؐ کا ذکر تو کیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ دینی امور کا ان اداروں کی برکات سے وجود تو ہے یہ ادارے اگرچہ سو میں ایک کی حیثیت رکھتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ انہی سے اس دنیا کی بقا ہے" اللہ تعالیٰ کا نام تو لیا جاتا ہے اللہ کے رسولؐ کا ذکر تو کیا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دینی امور کا ان اداروں کی برکات سے وجود تو ہے یہ ادارے اگرچہ سو میں ایک کی حیثیت رکھتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ انہی سے اس دنیا کی بقاء ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے مسلمان چاہے جتنی بھی ان کی حالت ابتر ہو مگر وہ صاحب ایمان تو ہیں ایمان اللہ کی عطا ہے ہمارے حضرت تھانویؒ نے ایک دفعہ فرمایا" میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ کوئی مومن دوزخ میں نہیں جائے گا کیونکہ حدیث شریف بھی ہے کہ جس کے قلب میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نجات پا جائے گا۔ ایمان بڑھتا بھی ہے گھٹتا بھی ہے لہٰذا اسکی حفاظت ضروری ہے اور ضعف ہونے کے بعد بد اثرات بھی آجاتے ہیں جب اللہ نے اتنی بڑی دولت ایمانی سے نوازا ہے تو اسکی حفاظت کا سامان بھی بتلایا ہے فرمایا کہ چاہے عمر کے

کسی بھی حصے میں حیا سوز، انسانیت سوز اعمال انسان سے صادر ہوتے رہیں صرف ایک دفعہ رجوع الی اللہ کر کے کہے کہ یا اللہ میں نے یہ کیا کیا؟ میں نے اپنے آپ کو برباد کر دیا" مجھے معاف کر دیجئے۔

یہ دعا تو واقعی آج کل کے ماحول کے مطابق ہے یہ گناہوں کو دور کرنے کے لئے تریاق اعظم ہے اسطرح توبہ کرنے سے فسق و فجور کے سارے اثرات ختم ہو جاتے ہیں آپ بار بار توبہ کرتے رہیں اور اسکی تکرار کرتے رہیں تو اس طرح سے ایمان میں قوت اور تازگی آتی رہے گی پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ آپ کے ایمان میں اتنی قوت آجائے گی کہ آپ میں گناہوں سے مدافعت کی قوت پیدا ہو جائے گی۔

آج اگر خواہشات سے بچنا مشکل ہے تو آہستہ آہستہ بچنے کا اہتمام ہو جائے گا ہوتے ہوتے مدافعت سے منافرت پیدا ہو جائے گی اس طرح ایمان کی قوتیں بڑھاتے رہیئے ایمان کو غذا دیتے رہیے۔ رجوع الی اللہ توبہ، استغفار، توبہ استغفار، سے ایمان میں قوت پیدا کرتے رہیئے جن گناہوں میں ہم اور آپ آج ملوث ہیں رجوع الی اللہ سے کل ان سے منافرت پیدا ہو جائے گی اور آگے بڑھتے رہیں تو ایمان اور اچھے اعمال سے طبعی مناسبت پیدا ہو جائے گی یہ ایمان کی خاصیت ہے کیونکہ ایمان کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔

حمد

مبارک بقاپوری

وہ قادر ہے اگر چاہے زمیں کو آسماں کر دے
الٹ دے سربیا' بوسنیا کو حکمراں کر دے

نہاں رکھنا ہوا مشکل بہت بے تاب ہوکر دل
چلا آیا ترے در پر کہ دکھ اپنا بیاں کر دے

خدایا رحمت للعالمیں کا واسطہ تجھ کو
مسلماں ہے جہاں قائم وہاں امن و اماں کر دے

شفاعت سے نبی کی حشر میں بخشش تو ہونی ہے
خدایا سہل تو ہم پر زمیں کے امتحاں کر دے

ریاست کیا بناتے وہ پشیماں ہوکے کہتے ہیں
ہمیں واپس کوئی اب تو روانہ قادیاں کر دے

زباں میراث مت سمجھو کسی کی' کیا تعجب ہے
مبارک بے زباں کو بھی خدا اہل زباں کر دے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | ۲۴ رمضان المبارک تا یکم شوال ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ مارچ ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۴۱

اس شمارے میں

۱: ایمان کی خاصیت ۔۔۔ ۲
۲: جھوٹا نبی (نظم) ۔۔۔ ۴
۳: اداریہ ۔۔۔ ۵
۴: شب قدر اور اس کے فضائل واحکام ۔۔۔ ۷
۵: کیا بائبل تبدیل نہیں ہوئی؟ ۔۔۔ ۱۱
۶: قادیانیوں کا کردار تاریخ کے آئینے میں ۔۔۔ ۱۳
۷: گھیش (پریس کانفرنس) ۔۔۔ ۱۵
۸: بے پردگی کا سیلاب ۔۔۔ ۱۹
۹: اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف ۔۔۔ ۲۱
۱۰: مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کا دعویدار ۔۔۔ ۱۹
۱۱: دوشی کا سفر (نظم) ۔۔۔ ۳۱

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
[illegible] ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ بیرون ممالک

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۴۹۳-۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ [illegible]

"جھوٹا نبی"

اٹھو جاگو مسلمانو ذرا بیدار ہو جاؤ — کہ قوم قادیاں کے واسطے تیار ہو جاؤ
مٹا دو صفحۂ ہستی سے ایسے نابکاروں کو — کہ میدانِ عمل میں برسرِ پیکار ہو جاؤ

نبوت ہو گئی ہے ختم جب آ کر محمدؐ پر
اسی ختمِ نبوت کے علمبردار ہو جاؤ

محمد مصطفیٰؐ کے بعد گر آئے نبی کوئی — تم ایسے جھوٹے مرتد کے لئے تیار ہو جاؤ
نبی دنیا کے مکتب میں پڑھے یہ تو نہیں ممکن — زمانے کو بتانے کے لئے تیار ہو جاؤ

یہ ربوے کا نبی تو ہے فرستادہ فرنگی کا
وظیفہ خوار سے لوگو ذرا ہشیار ہو جاؤ

یہ جھوٹا ہے یہ جھوٹا ہے علی الاعلان اب کہہ دو — تم اس جھوٹے پیمبر سے ہی اب بیزار ہو جاؤ
اگر سچا نبی ہوتا نہ مرتا جا کے ٹٹی میں، — تم اس شیطان صفت سے اس لئے ہشیار ہو جاؤ

اسے تو حیض آتا تھا یہ عورت تھا مخنث تھا
کہ اس مٹی کے کیڑے کیلئے للکار ہو جاؤ

محمدؐ کی شریعت کے تمہی اب تو محافظ ہو — اٹھو اس کے لئے تم آہنی دیوار ہو جاؤ
ہٹا دو اپنے رستے کی رکاوٹ کو ہٹا دو تم — تمہی اس کے ہو رکھوالے تمہی معمار ہو جاؤ

یہ ڈاکو ہیں لٹیرے ہیں محمدؐ کی شریعت کے
خدارا ان لٹیروں سے ذرا ہشیار ہو جاؤ

اٹھا کر اب انہیں پھینکوا دے دریائے قلزم میں — کہ اب صدیق اکبرؓ کی سی وہ تلوار ہو جاؤ
نبیؐ پاک کے خادم ہو تو اٹھ کر چلو اکبر — کٹانے کے لئے سر کو بھی تم تیار ہو جاؤ۔

محمد اکبر خان حمزئی شجاع آبادی۔ اسلام آباد

سابق چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اسلم بیگ کا بیان

حکمرانو! توہین عدالت پر واویلا' توہین رسالتؐ پر خاموشی کیوں؟

سابق چیف آف آرمی اسٹاف مرزا جنرل اسلم بیگ نے جونیجو حکومت کی معزولی اور عدالتی فیصلے کے بارے میں مبینہ طور پر جو انکشاف کیا ہے اس سے ملک کی سیاسی فضا کافی مکدر ہو گئی ہے۔ اس مسئلہ پر قومی اسمبلی میں آواز بلند ہوئی۔ اعلیٰ عدالت بھی مرزا اسلم بیگ کے خلاف توہین عدالت کا کیس چلانے پر غور کر رہی ہے اور انہیں طلب کر لیا گیا ہے۔

ہمارے ملک کی عدالتیں اور جج صاحبان ہم سب کے لئے قابل احترام ہیں اور وہ جو فیصلے کرتے ہیں انہیں پسند ناپسند کے باوجود قانونی طور پر تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کسی جج کی اگر توہین کی جائے تو قانون فوراً" حرکت میں آجاتا ہے۔ یہ قانون ہمیں انگریز سے ورثے میں ملا ہے۔ یہاں شرعی عدالتیں بھی قائم ہیں وہ فیصلے بھی کرتی ہیں لیکن سپریم اتھارٹی سپریم کورٹ ہی ہے اگر شرعی عدالت کوئی فیصلہ کرتی ہے تو سپریم کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کا حق ہے پھر سپریم کورٹ کو اختیار ہے کہ وہ اس فیصلہ کو بحال رکھے یا منسوخ کردے۔

یہ شرعی عدالت کی توہین ہے۔ بہتر ہوتا کہ سپریم کورٹ کو ہی شرعی عدالتوں میں تبدیل کر دیا جاتا یا پھر موجودہ شرعی عدالتوں کو سپریم کورٹ سے زیادہ نہیں تو اس کے مساوی ہی درجہ دیدیا جاتا۔ یہ قصور اعلیٰ عدالت کا نہیں بلکہ حکمرانوں کا ہے جنہوں نے شرعی عدالتیں تو بنا دیں لیکن ان کے اختیار نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ شرعی عدالتوں کو محدود اختیارات دینے کی وجہ سے حکومت صرف شرعی عدالتوں ہی کی نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کی بھی توہین کی مرتکب ہے۔ اگر یہاں اسلام کے عادلانہ نظام حیات کی عملداری ہوتی تو عدالتوں پر تنقید کرنے کا حق ہوتا۔ اسلام میں خلیفہ وقت سب سے بڑا قاضی ہوتا ہے۔ خلیفہ دوم مراد رسولؐ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دینے کے لئے اٹھتے ہیں۔ قبل ازیں انہوں نے مال غنیمت میں آئے ہوئے کپڑے تقسیم کئے۔ سب کو ایک ایک کپڑا حصے میں آیا لیکن حضرت عمرؓ نے دو کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے اٹھے تو ایک بدوی کھڑا ہو گیا اور آپؓ کو خطبہ دینے سے روک دیا اور کہا پہلے اس بات کا فیصلہ کریں کہ سب کو ایک ایک کپڑا جبکہ آپ دو کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں بدوی کا مقصد یہ تھا کہ آپ نے کپڑوں کی تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا۔

حضرت عمرؓ نے خطبہ روک دیا اور اپنے بیٹے کو اشارہ کیا کہ وہ جواب دے۔ چنانچہ آپ کا صاحبزادہ کھڑا ہوا اور اس نے یہ جواب دیا کہ.... ایک کپڑا تو آپؓ کے حصہ میں آیا اور دوسرا کپڑا جو آپ پہنے ہوئے ہیں یہ میرے حصہ کا تھا جو میں نے آپؓ کو دیدیا۔ خلیفہ وقت نے کپڑوں کی تقسیم میں کوئی بے انصافی نہیں برتی۔ بدوی مطمئن ہو گیا اور عرض کی کہ اب آپ خطبہ دیجئے۔ آج کا کوئی حاکم یا افسر ہوتا فوری طور پر گرفتار کر کے پابند سلاسل کر دیتا۔ اسلامی حکومت ہو تو حاکم وقت ہو یا قاضی اس پر جائز تنقید کا حق ہے لیکن چونکہ اسلامی حکومت نہیں بلکہ کالے انگریزوں کی حکومت ہے اس لئے یہاں وہی قانون چلے گا جو گورے انگریز کا تھا۔

ہمیں جس بات پر زیادہ افسوس ہے وہ یہ ہے کہ یہاں کے حکمرانوں کو جج صاحبان کی عزت و حرمت تو عزیز ہے جس عظیم ذات پاک کے مقدس نام پر ملک حاصل کیا گیا تھا ان کی حرمت و عظمت کا ذرہ برابر احساس نہیں۔ ہماری مراد سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے ہے۔ آج اس ملک میں انہیں کی عزت پر حملے ہوتے ہیں ان کی لائی ہوئی شریعت کا مذاق اڑایا جاتا ہے لیکن حکمرانوں کے کان اتنے بہرے ہو چکے ہیں کہ باوجود عوام کے مطالبے کے وہ اس مسئلہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے۔ خصوصاً" ہم مرزائیت کے مسئلہ پر حکومت کو توجہ دلاتے رہتے ہیں کہ یہ ٹولہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے اسے لگام ڈالی جائے لیکن حکمران ہیں کہ مرزائیت نوازی پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

مرزائی ٹولہ کا بانی مرزا غلام قادیانی تھا۔ اس کی تصویر کے دو رخ ہیں...

○ ایک یہ کہ اس نے اتنے دعوے کئے ہیں کہ اگر ہم انہیں یکجا کریں تو ایک کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔

○ دوسرا یہ کہ اس نے تمام انبیاء کرام حتیٰ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کیں۔

ہم یہ بلا تحقیق نہیں کہہ رہے بلکہ اس کے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں جو مرزا کی کتابوں سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

○ مرزا قادیانی نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ تمام انبیاء کو حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دینے والا خدائی کا دعویدار مرزا قادیانی تھا۔ یہ خدا کی بھی توہین اور تمام انبیاء کی بھی توہین ہے۔

○ اس نے کہا کہ "میں بھی آدم ہوں" حضرت آدم علیہ السلام تمام بنی نوع انسان جس میں تمام انبیاء کرام اور ہمارے نبی مکرم و معظم کی ذات بھی شامل ہے (نقل کفر کفر نہ باشد) مرزا نے تمام بنی نوع انسان اور جملہ انبیاء کرام کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو بہت بڑی توہین اور شرمناک جسارت ہے۔

○ اس نے کہا "میں ابراہیم ہوں" حضرت ابراہیم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد تھے اس طرح اس ملعون قادیانی نے (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جد امجد ہونے کا دعویٰ کیا۔ جو آپ کی سراسر توہین ہے۔

○ پھر اس کی جسارت دیکھئے کہ خود محمد رسول اللہ بھی بن بیٹھا اور کہا کہ " آیت کریمہ محمد رسول اللہ والذین معہ میں خدا نے میرا نام محمد رکھا اور رسول بھی۔ یہ بھی مرزا کی بہت بڑی گستاخی ہے۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی تھے اور نبوت ایک نور ہے مرزا قادیانی نے کہا کہ میں خدا کی سب راہوں سے آخری راہ اور خدا کے سب نوروں (یعنی نبیوں میں سے) آخری نور ہوں۔ اس دعوے میں اس نے خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ کردیا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گیا (العیاذ باللہ)

○ اسی لئے مرزائیوں کا عقیدہ ہے جسے ایک مرزائی شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

○ اس نے یہ بڑھ بھی ہانکی کہ "میرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا اس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک سب انبیاء کرام کی بہت بڑی توہین ہے۔

○ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صاف اور صریح الفاظ میں گالیاں دی ہیں۔

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مرزائی عقیدہ ہے جو مرزا کے ایک مکتوب میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی ملی ہوئی ہے کیا اس سے بڑھ کر حضور کی توہین اور گستاخی ہو سکتی ہے؟

گستاخیوں اور توہین کی یہ داستان بہت طویل ہے جن کتابوں میں مرزا قادیانی نے یہ جسارت کی ہے۔ یہ کتابیں آج بھی موجود ہیں۔ ربوہ سے شائع ہو رہی ہے اور تقسیم بھی ہوتی ہیں۔ اگر مرزا اسلم بیگ کے بیان سے عدالت یا عدالت کے کسی جج کی توہین ہے تو ان پر توہین عدالت کا کیس چلانے کا سوچا جائے جبکہ یہاں مرزائی تمام انبیاء کرام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر رہے ہیں تو کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اس سوال کا جواب صرف حکمران ہی دے سکتے ہیں اور انہیں دینا چاہئے۔

جماعتی سسٹم کی بنیاد پر انتخابات کی تجویز

کافی دنوں سے یہ تجویز سامنے آرہی ہے کہ جماعتی سسٹم یعنی متناسب نمائندگی کی بنیاد پر الیکشن کرانے کا قانون بنایا جائے۔ متناسب نمائندگی کی تجویز صدر مملکت نے بھی پیش کی ہے اس وقت ملک میں الیکشن کا جو نظام چل رہا ہے وہ یہ ہے کہ الیکشن میں حصہ لینے والی پارٹیاں ٹکٹ جاری کرتی ہیں اور ٹکٹ حاصل کرنے والے زیادہ تر جاگیردار اور سرمایہ دار ہوتے ہیں جنہیں ٹکٹ نہیں ملتے وہ آزاد امیدوار بن جاتے ہیں بلکہ آزاد امیدواروں کی بھرمار ہوتی ہے۔ افراد کے حصہ لینے سے ذاتیات اور قومیتوں کے جھگڑے کھڑے ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ قتل وغارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

پھر اس الیکشن نظام سے ملک کے آدھے سے زیادہ عوام حق نمائندگی سے محروم ہوجاتے ہیں کیونکہ ہارنے والے زیادہ اور کامیاب ہونے والا صرف ایک ہوتا ہے وہ چند سو یا ہزار ووٹ زائد حاصل کرکے اسمبلی میں پہنچ جاتا ہے حالانکہ ہارنے والے امیدواروں کے تمام ووٹ جمع کئے جائیں تو وہ کامیاب ہونے والے امیدوار سے زیادہ بن جاتے ہیں لیکن اکثریت میں ہونے کے باوجود وہ اسمبلیوں میں حق نمائندگی سے محروم رہ جاتے ہیں جماعتی سسٹم پر اگر الیکشن کا قانون بن جائے تو اس سے ملک کا کوئی شہری حق نمائندگی سے محروم نہیں رہے گا۔

ملک میں عیسائی مرزائی اور دوسری اقلیتیں موجود ہیں ان کی جماعتیں بھی ہیں وہ بھی جماعتی بنیاد پر ہی الیکشن میں حصہ لیں۔ اقلیتوں میں مرزائی گروہ ایسا ہے جو ملک کے قانون کو نہیں مانتا اور اپنے کو اقلیتوں میں تسلیم نہیں کرتا۔ بہتر ہوگا کہ انہیں عیسائیوں کے ساتھ شامل کردیا جائے۔ وہ عیسائیوں کو ووٹ دیں اور عیسائی اسمبلیوں میں مرزائیوں کی بھی نمائندگی کریں۔ ویسے بھی شناختی کارڈ کے مسئلہ پر عیسائی مرزائی بھائی بھائی بن چکے ہیں۔

عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کے نام لیوا ہیں اور مرزائی مرزا قادیانی کو مسیح مانتے ہیں۔ وہ بھی مسیحی یہ بھی مسیحی (گو نقلی ہی سہی ہیں تو مسیحی) اس لئے اگر مرزائیوں کو عیسائیوں کے ساتھ شامل کردیا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔ بہرحال متناسب نمائندگی کی تجویز معقول ہے اسے ملک میں رائج کردیا جائے تو مفید رہے گا۔

افادات
حضرت مولانا
اشرف علی تھانویؒ

شب قدر

اور اس کے فضائل و احکام

زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے

انسان کی زندگی کا ہر لمحہ لعل و جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ موت کے وقت ہوتا ہے اس وقت کوئی دنیا و مافیہا کے عوض زندگی کا ایک لمحہ خریدنا چاہے تو ہرگز نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جب ایسی بیش بہا نعمت زندگی عطا فرمائی ہے جس کو ہم کوڑیوں کی طرح ضائع کر رہے ہیں۔

وائے عمرے کہ ہر روز سے از آں
کس ندارد نہ قیمت آں در جہاں

کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کا ایک سانس بھی یادِ خداوندی سے غافل نہیں ہوتا اور ایک لمحہ بھی اپنے پروردگار سے غافل ہونے کو کفر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے یہاں یہ ضرب المثل مشہور ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔

ہر آں کہ غافل از حق یک زماں است
در آں دم کافر است اما نہاں است

اس لئے عارفین اللہ کی یاد سے کوئی لمحہ خالی جانے نہیں دیتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ایک لحظہ کے لئے بھی حق تعالیٰ شانہ کی یاد سے غافل ہوں اور شاید یہی لمحہ ہمارے لئے بارگاہِ خداوندی میں مقبولیت کا ہو۔

چونکہ عارفین کو ہی زندگی کے ہر لمحہ کی قدر و قیمت معلوم ہے وہ شب کی عبادت اور ذکر و تسبیح کی لذت سے آگاہ ہیں اس لئے شب قدر کی صحیح معنوں میں وہی قدر و قیمت پہچانتے ہیں۔

اے خواجہ چہ پرسی ز شب قدر چہ نشانی
ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

شب قدر کیسے عطا ہوئی

امام سیوطیؒ نے لباب النقول میں تحریر فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا ذکر فرمایا جو ساری رات صبح تک عبادت کرتا تھا اور صبح سے شام تک جہاد کرتا تھا۔ اس نے ہزاروں مہینے مسلسل یہی عمل کیا۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو اس پر تعجب ہوا اور افسوس کیا کہ ہم کو یہ نعمت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ ہماری عمریں اس قدر نہیں ہیں اور ہم میں اس قدر قوت و ہمت بھی نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

لیلۃ القدر خیر من الف شھرo

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی تمہیں اس شب میں عبادت کا ثواب بنی اسرائیل کے اس مرد کی ہزار مہینے کی عبادت سے زیادہ ملے گا یہاں خیر من الف شھر فرمایا کالف شھر یا مثل الف شھر یا مائۃ الف شھر یعنی ہزار مہینوں کے برابر نہیں فرمایا بلکہ بڑھا کر فرمایا

حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے ہیں یہاں جو الف شہر (ہزار مہینے) فرمایا ہے یہ الف تحدید (حد بندی) کے لئے نہیں بلکہ تکثیر یعنی کثرت بیان کرنے کے لئے ہے یہاں اندازہ ہے کیونکہ لغت عرب میں عدد کے لئے الف سے زیادہ کوئی لفظ نہیں، جیسے ہمارے یہاں ارب، کھرب نیل سنکھ آخر میں مہاسنکھ ہے مہاسنکھ سے آگے کوئی لفظ نہیں، اس سے آگے کوئی شمار کرے تو ایک مہاسنکھ سو مہاسنکھ کہے گا۔ کوئی اور لفظ بیان نہیں کر سکتا اسی طرح اہل عرب الف کے آگے جس عدد کو استعمال کریں گے جیسے الف الف مائۃ الف وغیرہ۔ جب یہ بات سمجھ میں آگئی کہ الفاظ عرب کا منتہی عرب میں الف ہے تو مطلب یہ ہوا کہ جو عدد تمہارے نزدیک اعداد کی غایت اور منتہی ہے لیلۃ القدر کا ثواب اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ پھر لفظ "خیر" اسم تفضیل ہے معنی یہ ہوئے "بہت بڑھ کر" سو اب تو الف، تحدید کے لئے بھی ہوتا تب بھی لفظ خیر عدم تحدید پر دال ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہو جائیگا کہ شب قدر ہزاروں کھربوں اور اتنی گنتی جن کو تم گن بھی نہیں سکتے) سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ اندازہ فرمایئے امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حق تعالیٰ شانہ کے کس قدر بے انتہا احسانات اور عنایات ہیں وہ ان کی مغفرت کے لئے بہانہ چاہتے ہیں۔

رحمتِ حق بہانہ مے جوید
رحمتِ حق بہا نمے جوید

چنانچہ دُرِ منثور میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا حق تعالیٰ نے شب قدر صرف میری امت کو عطا فرمائی ہے پہلی امتوں کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی طرح بہت سے مواقع عطا فرمائے ہیں تاکہ اس کے ذرا ندامت پر اس کی مغفرت فرما دیں، کیونکہ انسان سے ہمیشہ گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہٗ سراسر اپنی رحمت سے اس کو بخش دیتے ہیں۔

عارف رومیؒ فرماتے ہیں:

من گنہ آرم تو ستاری کنی
ہر دم من آرم تو معذاری کنی
جرمہا بینی و نخشی نادری
اے کہ قربانت چہ نیکو داوری

شب قدر کے رمضان المبارک میں ہونے کی دلیل

حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں:۔

انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ۔ یعنی بیشک ہم نے اس (قرآن پاک) کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا سورۃ دخان میں اس رات کو لیلۃ المبارکہ بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے

انا انزلنٰہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین (الدخان آیت ۳)

"بے شک ہم نے اس کو برکت والی رات میں اتارا ہے اور ہم ہی آگاہ کرنیوالے تھے"

ان آیات سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک شب قدر میں نازل ہوا۔ اور قرآن پاک چونکہ رمضان المبارک میں نازل ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (سورہ بقرہ آیت ۱۸۵) رمضان المبارک کا مہینہ ہے جس میں قرآن پاک نازل ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ شب قدر رمضان میں ہے نیز حدیث میں حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے۔ اور ستائیسویں شب کو ہے (بخاری و مسلم) باقی رہا یہ اشکال کہ قرآن پاک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا ۲۳ سال میں اترا ہے اس کے ازالہ کے لئے امام المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ملاحظہ فرمائیے کہ پورا قرآن پاک سماء اول پر بیت العزت میں شب قدر میں اترا۔ پھر تفصیل وار واقعات کے مطابق ۲۳ سال میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ (تفسیر ابن کثیرؒ)

اس شب کو لیلۃ القدر کیوں کہتے ہیں؟

قدر کے معنی تعظیم کے ہیں چونکہ اس رات میں عظمت اور بزرگی ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں نیز اس رات میں عابدوں کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت اور منزلت زیادہ ہوتی ہے۔

قدر کے معنی "تنگ" کے بھی ہیں۔ کیونکہ اس رات میں آسمان سے فرشتے اور روح اترتے ہیں۔ ان کے اترنے سے زمین تنگ ہو جاتی ہے اس واسطے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔ قدر کے معنی اندازہ بھی ہیں۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ تمام سال کے کاموں کا اندازہ کرتے ہیں اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔ تفسیر قرطبی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے کہ: تقادیر تو شعبان کی پندرھویں رات (شب برات) کو ہوتی ہے لیکن متعلقہ فرشتوں کو ان کی ذمہ داری لیلۃ القدر میں سپرد ہوتی ہے اس شب کو شب قدر اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو دوسری راتوں میں نہیں۔ مثلاً

(۱) اس رات میں قرآن پاک نازل ہوا۔ (سورہ قدر) (۲) اسی رات میں ملائکہ کی پیدائش ہوئی۔ (مظاہر حق) (۳) اسی رات جنت میں درخت لگائے گئے (مظاہر حق) (۴) اسی رات حضرت آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔ (در منثور) (۵) اسی رات بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی (در منثور) (۶) اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے (در منثور و بیان القرآن) (۷) اس رات توبہ قبول ہوتی ہے (در منثور) (۸) اسی رات آسمانوں کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔ (۹) اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو مارے نہیں جاتے (در منثور) (۱۰) اس رات سمندر کا پانی میٹھا ہوتا ہے جیسے عبادہ بن ابی لبابہ کہتے ہیں کہ میں نے رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب کو سمندر کا پانی چکھا تو بالکل میٹھا تھا اور ایوب بن خالدؒ کہتے ہیں کہ مجھے نہانے کی ضرورت ہوئی تو میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا تو وہ بالکل میٹھا تھا اور یہ شب ۲۳ رمضان المبارک تھی۔ واللہ اعلم بالصواب (تفسیر ابن کثیرؒ) (۱۱) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس شب میں لوح محفوظ سے رزق، بارش، موت، زندگی، یہاں تک کہ حاجیوں کی تعداد نقل کر کے ملائکہ کو دی جاتی ہے (روح المعانی) (۱۲) اس رات ہر مومن پر ملائکہ کا سلام کرنا آیا ہے (بیان القرآن) بیہقی میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرائیلؑ فرشتوں کے ایک گروہ میں آتے ہیں اور جس شخص کو قیام و قعود اور ذکر میں مشغول پاتے ہیں اس پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعا رحمت کرتے ہیں۔ اور خازن ابن الجوزیؒ نے اس روایت میں تسلیم بھی بڑھایا ہے یعنی سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور بعضوں کا حاصل بھی یہی ہے کیونکہ رحمت و سلامتی میں تلازم لازمی ہے اسی کو قرآن مجید نے سلام فرمایا ہے (تفسیر در منثور و بیان القرآن) (۱۳) اس رات حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر اترتے ہیں (سورۃ قدر آیت ۴) (۱۴) اس شب میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرنے سے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری شریف)

یہ بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھے گئے ہیں۔ ورنہ شب قدر کی فضیلت میں بے شمار احادیث اور روایات ملتی ہیں کہ:

یک میں جو گنا نے پیمی تو ان ترگنا نہ کوں

وجہ فضیلت

شب قدر سارے رمضان میں افضل ہے اور رمضان سب مہینوں میں۔ رمضان المبارک اس لئے افضل ہے کہ اس میں قرآن نازل ہوا۔ اور شب قدر سارے رمضان میں اس لئے افضل ہے کہ اس شب میں قرآن پاک نازل ہوا۔

شب قدر کی ساری رات فضیلت والی ہے

شب قدر کی مذکورہ بالا فضیلتیں ساری رات کے لئے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری ہے حتیٰ مطلع الفجر ۔ وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے یہ نہیں کہ شب کے کسی خاص حصے میں یہ برکت ہو، دوسرے میں نہ ہو۔ کیونکہ لیلۃ القدر کے عنوان سے ارشاد فرمایا گیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اور عنوان (خاص ساعت) سے خبر دی جاتی جیسے جمعہ میں ایک ساعت کی خبر دی گئی ہے کہ صرف وہی گھڑی فضیلت والی ہے (کمالات اشرفیہ ص۲۸) اس لئے ساری رات عبادت میں بسر کرنی چاہیئے اور کوئی لمحہ ضائع نہ کرنا چاہیئے بلکہ جس قدر وقت ملے غنیمت سمجھ کر عبادت میں بسر کریں۔

شب قدر کونسی شب ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (رواہ البخاری عن عائشہؓ و مشکوٰۃ) یعنی شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری طاق راتوں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں تلاش کرو۔ حضرت عمرؓ نے صحابہ کرام کو جمع فرما کر لیلۃ القدر کی بابت سوال کیا تو اس پر اجماع ہو گیا کہ یہ رمضان کے آخری

عشرہ میں ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ۲۳ یا ۲۷ کی شب ہے (ابن کثیرؒ) ابوداؤد شریف میں ہے کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے اور ۲۷ ویں شب ہے ابی بن کعبؓ نے خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی قسم کھا کر فرمایا کہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کا حکم دیا وہ ۲۷ ویں شب ہے (روح المعانی) ابن عباسؓ اور حضرت امیر معاویہؓ بھی نقل کرتے ہیں (ابن کثیرؒ) امام مالکؒ فرماتے کہ آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر کی یکساں جستجو کرے کسی ایک رات کو ترجیح نہ دے (شرح رافعی) اس لئے ہمت کرکے آخری دس راتیں عبادت میں بسر کردینی چاہییں اور یہ آخرت اور ابدالاباد کے لئے اتنا کرنا کیا مشکل ہے جبکہ ہم دنیا کی عارضی زندگی کے لئے بہت کچھ کرتے ہیں۔

بے بہاں فرصت کہ دارِ نفس یا دو نفس
عوضِ یک دو نفس قبر کی شب ہائے دراز

اگر یہ نہ ہو سکے تو طاق راتوں میں ضرور عبادت کرنی چاہئے۔

اس میں ایک تو لیلۃ القدر مل جائے گی اس کا ثواب ۸۳ سال ۴ ماہ کی عبادت کا ملیگا اور بقیہ راتوں میں ہر نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک نیکی کا ثواب سات سو نیکیوں یا اس سے زائد بھی مل سکتا ہے لہٰذا پانچ راتیں جاگ کر خدا تعالیٰ کے خزانہ سے بے حساب مالِ غنیمت حاصل کرنا چاہیے۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

اگر کوئی شخص نہایت ہی کم ہمت اور ضعیف ہو تو وہ ۲۷ ویں شب ضرور جاگ کر عبادت کرے اور لیلۃ القدر کے جستجو کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

خواب را بگذار امشب اے پدر
یک شبے در کوئے بیخواباں گذر

شب قدر مختلف اوقات میں

مختلف مقامات پر ہو سکتی ہے

چونکہ چاند مختلف مقامات پر مختلف ایام میں نظر آتا ہے اس لئے ہر جگہ کی تاریخ الگ ہوتی ہے کہیں انیس ہے تو کہیں بیس، اس لئے شب قدر مختلف اوقات میں ہو سکتی ہے۔

حضرت حکیم الامت تھانویؒ تحریر فرماتے ہیں مختلف مطالع ومغارب کی وجہ سے شب قدر کا ہر جگہ جدا ہونا لازم آتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی اعتراض نہیں آتا کیونکہ کسی کو کسی وقت میں ملیں اور کسی کو کسی وقت میں، اسی طرح نزول ملائکہ کا ہر جگہ مختلف وقت میں ہو۔

(تفسیر بیان القرآن صفحہ ۱۴۹)

آپؒ ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

بس اپنے یہاں کے چاند کی تاریخ کے مطابق لیلۃ القدر کی جستجو کرو اور ثواب میں وسوسہ نہ کرو انہی تاریخوں میں، شب قدر کا ثواب ہے۔

در اصل لیلۃ القدر کی جو شان وبرکات ہیں۔ وہ لیل ونہار کے ساتھ مقید نہیں بلکہ ارادہ حق کے تابع ہے اس کی مثال بارش کی طرح ہے کہ یہاں کے کرۃ النسیم کے نیچے آج بارش ہے اور کلکتہ کے کرۃ النسیم کے نیچے کل بارش ہے اگر شب قدر بھی ایسی ہو کہ یہاں آج ہے اور کلکتہ میں کل ہے تو اس میں اشکال کی کیا بات ہے آخر بارش میں کیوں ایسا اختلاف نہیں ہوتا؟ پھر معنوی بارش برکات میں ایسا اختلاف ہو تو کیا تعجب ہے۔ (البدائع مطبوعہ تھانہ بھون صفحہ ۴۹)

شب قدر میں جاگنے کی چند تدابیر

شب قدر میں نیند نہ آنے کی تدبیر یہ ہے کہ متفرق اعمال شروع کر دیئے جائیں تاکہ توجہ منقسم رہے کچھ دیر نوافل پڑھے پھر تلاوت شروع کردی یا ذکر کرنے لگے۔ اگر تھوڑی دیر نشاط کے لئے بیچ میں تھوڑی سی بات بھی کرے تو مضائقہ نہیں جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ سے باتیں کر لیتے تھے، باتیں مقصود نہ تھیں بلکہ طبیعت کی تازگی کے لئے ایسا فرماتے اس طرح نفس کو خوش رکھ کر جاگے اور اگر تکان ایسا ہو جائے کہ نیند سے بے قابو ہو جائے تو سو رہے کیونکہ ارشاد ہے فلیرقد ایسی حالت میں سونے ہی میں فضیلت ہے۔ بہر حال عبدیت مطلوب ہے خواہ سونے میں ہو یا جاگنے میں، اپنے کو خدا کے سپرد کر دے، اتباع نفس کے لئے کچھ نہ کرے یہی عبدیت ہے۔ (کمالات اشرفیہ صفحہ ۱۱۹)

جاگنے کی ایک تدبیر چائے کا استعمال بھی ہے یا کالی مرچ کے چند دانے منہ میں چبائیں تو بھی نیند زیادہ نہ ستائے گی۔ نیز سورۃ الاعراف کی آیت ۵۴ تا ۵۶ پارہ ۸ پڑھ کر دعا کرو نیند جاتی رہے گی۔ (اعمال قرآنی)

شب قدر کی مسنون دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شب قدر کو پائے تو یہ دعا مانگ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (مشکوٰۃ) اے اللہ آپ معاف کرنے والے ہیں معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں پس مجھ سے درگزر فرمائیے۔ قدر کی راتوں میں عشاء اور تراویح کے بعد یہ دعا اہتمام سے مانگنا چاہئے اور اگر ہو سکے تو ان راتوں میں اس دعا کی ایک تسبیح پڑھ لینی چاہئے۔ عارف رومیؒ کا یہ شعر گویا اس دعا کا ترجمہ ہے۔

اے محبّ عفو از ما عفو کن
اے طبیب رنج ناسور کہن

عارف باللہ حضرت مرزا جانِ جاناںؒ فرماتے ہیں "اگر مجھ کو لیلۃ القدر مل جائے تو میں خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگوں کہ صحبتِ نیک عطا فرما (القول العزیز صفحہ ۲۸)

انتہی نیک صحبت حق تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

شب قدر کی برکات سے محرومی

پر وعید اور اس سے بچنے کا طریق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک میں فرمایا کہ یہ مہینہ جو تمہارے پاس آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ ساری خیر سے محروم ہوگیا اور محروم کے سوا خیر سے کوئی محروم نہیں ہوتا۔

(ابن ماجہ)

اس حدیث میں لیلۃ القدر میں بالکل غافل ہونے پر سخت وعید ہے اس لئے کم از کم اس شب میں نماز فجر اور عشاء باجماعت اہتمام سے پڑھ لے کیونکہ جو شخص عشاء اور فجر دونوں نمازیں باجماعت ادا کرے اس کو لیلۃ القدر سے حصہ مل جائے گا۔

یعنی یہ جاگنے والوں میں شمار ہوگا۔ مگر اس کا جاگنے والوں میں شمار ہونا ایسا ہے جیسا چاندی کے کھنچوں میں کھوٹ کا مچھو چاندی کی قلعی کرکے رکھ دیا جائے حضرت ابن المسیبؒ کا ارشاد ہے کہ عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ لینا بھی فضیلت لیلۃ القدر کے لئے کافی ہے کیونکہ فجر کی جماعت کا فوت ہو جانا غیر اختیاری ہے اس لئے یہ فوت ہوجانا شب قدر کے ثواب کو کم کرنے والا نہ ہوگا۔

جو اس بابرکت شب میں فجر اور عشاء کی نماز باجماعت نہیں پڑھ سکتا وہ قطعی محروم ہے (مشکوٰۃ)

؎ اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی تو اگر کسی قابل ہوتا

شب قدر کی نشانیاں

ابو داؤد طیالسیؒ فرماتے ہیں اس رات میں فرشتے زمین پر سنگریزوں کی گنتی سے زیادہ ہوتے ہیں۔

۲۔ عبدالرحمٰن بن ابو لعلیؒ فرماتے ہیں اس رات میں سراسر سلامتی ہے کوئی نئی بات (بدعت) پیدا نہیں ہوتی۔

۳۔ حضرت قتادہؓ اور حضرت ابن زیدؓ فرماتے ہیں یہ رات سراسر سلامتی والی ہے یہ رات بالکل صاف ہوتی ہے۔

۴۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ رات بالکل صاف اور ایسی روشن ہوتی ہے کہ گویا چاند چڑھا ہوا ہے سکون اور دلجمعی ہوتی ہے نہ سردی زیادہ ہوتی ہے نہ گرمی۔ اس کی صبح سورج شعاؤں سے نہیں نکلتا بلکہ چودھویں رات کی طرح بالکل صاف نکلتا ہے۔ اس دن اس کے ساتھ شیطان بھی نہیں ہوتا یہاں تک کہ دھوپ چڑھ جاتی ہے۔

۵۔ ابو داؤد طیالسیؒ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم نے فرمایا لیلۃ القدر پُر سکون، سردی گرمی سے خالی ہوتی ہے۔ اس کی صبح کو سورج مدھم روشنی والا سرخ رنگت میں نکلتا ہے۔

شب قدر میں عوام الناس کی مروجہ غلطیاں اور انکی اصلاح

بعض لوگ جانماز کے نیچے مٹھائی لے کر بیٹھتے ہیں کہ یہ سونے کی ہو جائے گی۔ بعض کہتے ہیں کہ شب قدر میں کچھ نظر آتا ہے۔ حالانکہ عبادت، دنیا یا کسی طمع کے لئے نہیں کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ خود اس کا اجر فرما دیں گے بندے کا کام عبادت کرنا ہے۔

حضرت عارف شیرازیؒ فرماتے ہیں،

؎ تو بندگی چو گدایاں بشرط مزد مکن
کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

ڈاکٹر اقبال مرحوم کہتے ہیں۔

؎ سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں۔

"اس میں ضروری نہیں کہ کچھ نظر آئے، جب ہی اس کی برکت میسر ہو بلکہ کچھ نظر آئے یا نہ آوے عبادت کرے اور اس کی برکت حاصل کرے اور مقصود یہ ہے کہ اس رات کی برکت اور جس قدر ثواب مذکور ہو حاصل کرے کسی چیز کا نظر آنا مقصود نہیں۔" (بہشتی زیور ص۲۹۵ ج ۳)

بعض لوگ شب قدر میں جمع ہو کر شب بیداری کا خاص اہتمام کرتے ہیں یہ مکروہ ہے اگر اتفاقاً دو چار آدمی جمع ہو جائیں تو اور بات ہے۔ غرض ہر شخص حسب ہمت عبادت میں مشغول رہے۔

خاص اہتمام

بعض مساجد میں اکثر نوافل یا صلوٰۃ التسبیح باجماعت پڑھاتے ہیں، احناف کے نزدیک نوافل کی جماعت مکروہ ہے (اصلاح الرسوم ص۱۲۸)

اکثر مساجد میں لیالی قدر میں ختم نبوت قرآن پاک کا اہتمام کرتے ہیں اگرچہ یہ نعمت عظمیٰ ہے لیکن حافظ کے لئے چندہ جمع کرنے اور شیرینی تقسیم کرنے میں اکثر وقت برباد ہوتا ہے کہ الامان۔

بعض علماء کے نزدیک تو بلند آواز سے مسجد میں تلاوت اور ذکر بالجہر سب ناجائز ہے (خلاصۃ الفتاویٰ) تو اس بابرکت شب میں شور و غوغا سے کتنا گناہ ہوتا ہوگا نیز ختم قرآن کریم کے روز مسجد میں بجلی کا خاص اہتمام کرتے ہیں اس میں اسراف مسجد کا تماشگاہ بننا، نمازیوں کی توجہ کا بٹنا ہے۔ دیگر مفاسد اصلاح الرسوم میں مذکور ہیں)

نصیحت

ان راتوں میں جس قدر ہو سکے نفل نماز، تلاوت قرآن یا ذکر و تسبیح میں مشغول رہے۔ ان راتوں کو جلسوں، تقریروں میں صرف کرنا بڑی محرومی میں داخل ہے۔ تقریریں ہر رات ہو سکتی ہیں عبادت کا یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضیٰ (آمین)

جبار کارپٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •

یونائیٹڈ کارپٹ • ڈیکورا کارپٹ • اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعائت

۳۔ این آر ایونیو چوہدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6647656 - 6646888

خیال فرمادیں کہ دنیا کا ایک عام سا عام آدمی گندہ سے گندہ انسان بھی اس تصور سے کانپ اٹھتا ہے اور باوجود گندگی کا ذہنیت کے اس کو اس تصور فعل سے بھی نفرت ہوتی ہے۔ مگر موجودہ بائیبل کی روش ملاحظہ کیجئے کہ اس طرح کی نسبت ایک عام شخص کی طرف نہیں بلکہ ایک جلیل القدر پیغمبر کی طرف کی جا رہی ہے اور اسے اس فعل قبیح میں ملوث بتلایا جا رہا ہے یہ صرف توہین نبوت نہیں بلکہ توہین انسانیت بھی ہے اس کے باوجود اس کتاب کو سراسر رحمت بتلانا کس درجہ احمقانہ دعویٰ ہے ؟ ۔

۳۔ سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ

"اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اس سے کشتی لڑتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہیں ہوتا۔ تو اس کی ران کو اندر کی طرف سے چھوا۔ اور یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی۔ اور اس نے کہا مجھے جانے دے کیونکہ پو پھٹ چلی۔ یعقوب نے کہا کہ جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا۔ تب اس نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے جواب دیا، یعقوب۔ اس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔" (پیدائش باب ۳۲۔ ۲۴۔ ۲۹ ص ۳۲)

اس عبارت میں غور فرمائیں کیا اس سے یہ امر ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خدا کے ساتھ کشتی کی اور انہیں مغلوب کر دیا۔ کیا خدا اور مخلوق میں بھی کبھی کشتی ہوتی ہے۔ ؟ اور کیا کسی مخلوق میں اس کی مجال ہے کہ خدا کے ساتھ زور آزمائی کی کوشش کرے۔ ہمارا عقیدہ تو صاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ وحدہٗ لاشریک لہ ہے۔ نہ کوئی اس کا وزیر ہے نہ شریک ہے، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔ وہ تو تمام قوتوں اور طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس کی شان کے آگے تو کسی کو چون و چرا کرنے کی بھی اجازت نہیں، یہی وجہ ہے کہ تمام پیغمبر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور اس کے محتاج اور بندے تھے۔ اور اس قسم کی خرافات سے پاک تھے مگر

کیا بائیبل تبدیل نہیں ہوئی ؟

عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب

موجودہ بائیبل کہتی ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خدا کے ساتھ کشتی کی اور اس میں غالب ہے (استغفراللہ) کیا اس کے بعد بھی اس کو بطور رحمت و برکت اور نور ہدایت بنا کر پیش کیا جا سکتا ہے، کچھ تو غور کریں۔

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں ان کی بائیبل یہ کہتی ہے کہ:

"اور شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔ تب داؤد نے لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا اور کسی نے کہا۔ کیا وہ العام کی بیٹی بت سبع نہیں جو حتی اوریاہ کی بیوی ہے۔ اور داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا۔ اور وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی (کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہو چکی تھی) پھر وہ اپنے گھر کو چلی گئی۔ اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ سو اس نے داؤد کے پاس خبر بھیجی کہ میں حاملہ ہوں۔"

(سموئیل ۲ باب ۱۱۔ ۲۔ ۵۔ ص ۳۰۳)

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں یہ غلط بیانی اور الزام تراشی عیسائی مبلغوں کو ہی زیبا ہے۔ مسلمان تو اس تصور سے بھی گھبراتے ہیں کہ کوئی کہے کہ ایک غیر عورت کو سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے نہانے کی حالت میں دیکھا اور اس سے صحبت کی اور اس کے نتیجے میں وہ حاملہ بھی ہو گئی۔ کس قدر شرمناک و افسوسناک الزام و بہتان ہے کیا اس سے ان کی طرف (معاذ اللہ) زنا کی نسبت صادر نہیں ... ؟ اس پر بھی عیسائی مبلغوں کا یہ دعویٰ کہ کتاب ہی ہدایت و نور ہیں۔ کس قدر لغو اور بے ہودہ ہیں خود ہی

۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ان کی بائیبل یہ کہتی ہے کہ:

"اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی۔ عمونی۔ ادومی صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ میں نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں۔ کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر لیں گی۔ سلیمان انہی کے عشق کا دم بھرنے لگا۔ اور اس کے پاس سات سو شہزادیاں اس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں اور اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا۔ کیونکہ جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا۔ جیسا اس کے باپ داؤد کا دل تھا۔ کیونکہ سلیمان صیدانیوں کی دیوی عستارات اور عمونیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا۔ اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسی اس کے باپ داؤد نے کی تھی۔" (سلاطین ۱ باب ۱۱۔ ۱۔ ۶ ص ۳۳۲)

غور کریں کہ ایک طرف تو یہ الزام دیا جا رہا ہے کہ ان کے پاس ۱۲ سو عورتیں تھیں، پھر یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ اور بھی مزید عورتوں سے محبت کرنے لگے تھے۔ اور ان کے عشق کا دم بھرنے لگے تھے اور اسی عشق کے نتیجے میں اس نے غیر معبودوں کی بھی پرستش کر لی۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ وہ تعلق نہ رکھ سکا جو اس کے باپ نے رکھا تھا۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں اس قسم کی من گھڑت

باتیں اور افسانے انہیں کو زیب دیتے ہیں۔ کیا اس قصہ کا مقصد ہیر رانجھا۔ لیلیٰ مجنوں۔ رومیو جیولٹ کے واقعات عشق پر منطبق کرنا ہے یا پھر پادری صاحبان اپنے لئے جواز کا چور دروازہ تلاش کرنے کی سعی فرما رہے ہیں ہم تو اس بات کو الزام تراشی، بہتان طرازی، دروغ گوئی، کذب بیانی اور پیغمبران عظام کے دامن عصمت کو تار تار کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام ان تمام الزامات سے قطعاً بری الذمہ ہیں ان کی طرف اس قسم کی نسبت ان پادری صاحبوں یا محرفوں نے ہی کی ہے۔ اور بس۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان کی بائبل یہ کہتی ہے کہ:

"ایک مرتبہ ایک فریسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کھانے کی دعوت دی اور گھر بلایا۔ آپ تشریف لے گئے وہیں ایک فاحشہ عورت بھی آدھمکی تھی۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس فریسی نے اس فاحشہ عورت کو ملاقات کے لئے بلایا تھا یا وہ خود آگئی تھی۔ بہرحال انجیل میں اس طرح ہے کہ:

"پھر کسی فریسی نے اس سے درخواست کی کہ میرے ساتھ کھانا کھا۔ پس وہ اس فریسی کے گھر جا کر کھانا کھانے بیٹھا۔ تو دیکھو ایک بدچلن عورت جو اس شہر کی تھی۔ یہ جان کر کہ وہ اس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے سنگ مرمر کے عطردان میں عطر لائی۔ اور اس کے پاؤں کے پاس روتی ہوئی پیچھے کھڑی ہو کر اس کے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے ان کو پونچھا اور اس کے پاؤں بہت چومے اور ان پر عطر ڈالا۔ اس کی دعوت کرنے والا فریسی یہ دیکھ کر اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جانتا کہ جو اسے چھوتی ہے وہ کون اور کیسی عورت ہے کیونکہ بدچلن ہے۔ (لوقا باب ۷، ۳۶-۳۹ صفحہ)

اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور وہ آپ کے پاؤں چومتی رہی اور ان پر عطر ڈال کر اپنے سر کے بالوں سے اسے صاف کرنے لگی! لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس فاحشہ عورت کے اس فعل سے راضی تھے۔ یا اس غیر عورت کی حرکت سے نالاں تھے؟ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تو اس طرح کے افعال سے بہت دور رہتے ہیں۔ ان کی ذات پاک پر کسی کو انگلی اٹھانے کی بھی جرأت نہیں ہوتی ہے۔ مگر بائیبل کا بیان ہے کہ آپ نے اس کی اس حرکت کا برا نہ مانا بلکہ اس کی اس حرکت کو گناہوں کی معافی کا ذریعہ تبلایا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے کیا کہا بائیبل کہتی ہے کہ آپ نے اس عورت کی طرف پھر کر اس نے شمعون سے کہا کہ:

"کیا تو اس عورت کو دیکھتا ہے! میں تیرے گھر میں آیا ہوں۔ تو نے میرے پاؤں دھونے کو پانی نہ دیا مگر اس نے میرے پاؤں آنسوؤں سے بھگو دیئے۔ اور اپنے بالوں سے پونچھے۔ تو نے مجھ کو بوسہ نہ دیا مگر اس نے جب سے میں آیا ہوں میرے پاؤں چومنا نہ چھوڑا۔ تو نے میرے سر میں تیل نہ ڈالا مگر اس نے میرے پاؤں پر عطر ڈالا اس لئے تجھ سے کہتا ہوں کہ اس کے گناہ جو بہت تھے معاف ہوئے" (لوقا باب ۷، ۴۴-۴۹ صفحہ)

یہ موجودہ انجیل کا بیان ہے جو لوگ موجودہ انجیل کو محفوظ ہدایت، رحمت و برکت اور غیر محرف ماننے اور منوانے پر تلے ہوئے ہیں وہ بے شک اس سے یہ نتیجہ اخذ کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک غیر عورت کے اس فعل پر نکیر نہ فرمائی بلکہ اس عورت کے ہونٹ اور ہاتھ بار بار آپ کے بدن مبارک پر لگتے رہے (معاذ اللہ) اور پھر اس سے یہ پادری صاحبان اپنے لئے جواز کی سند حاصل کریں اور اس طرح کے افعال کرنے پر بطور شہادت کے موجودہ انجیل کو پیش کریں۔ مگر ہم مسلمان اس بیان کو ہی غلط اور مردود سمجھتے ہیں کہ ایک غیر عورت اس طرح ایک جلیل القدر پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ یہ حرکت کرے اور پیغمبر خاموش رہے۔ اسلام میں کسی پیغمبر علیہم السلام کے بارے میں اس قسم کے عقائد رکھنے کی اجازت نہیں۔ اسلام تو ہر پیغمبر کی عزت و عظمت مقام و مرتبہ عفت و عصمت بیان کرتا اور اس پر ایمان لانے کو کہتا ہے۔

مسٹر مسعود ہزار کذب بیانی سے لیکر موجودہ بائیبل کو غیر محرف۔ محفوظ قرار دے دیں مگر حقیقت حقیقت رہے گی۔ موجودہ بائیبل کے ان صفحات پر آج بھی اس قسم کی باتیں محرف ہونے کی شاہد عدل ہے۔

اگر مسٹر مسعود اس بات پر مصر ہیں کہ یہ بالکل صحیح اور غیر محرف ہیں تو پھر مذکورہ عبارات جو کسی تشریح کے محتاج نہیں ان کا کیا ہوگا! آخر یہ گندے الزامات کس نے اور کب اس میں داخل کئے کیا ان باتوں کو نور و ہدایت قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیا ان باتوں سے روحانی دنیا میں نکھار پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا انہی باتوں کی قرآن نے اور مفسرین اسلام نے تصدیق کی ہے۔ هاتوا برهانكم ان كنتم صٰدقين،

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

(ترجمہ) پھر اگر تم یہ کام نہ کر سکے اور قیامت تک بھی نہ کر سکو گے تو پھر ذرا بچتے رہیو دوزخ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار ہوئی رکھی ہے کافروں کے واسطے۔

ہم اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے بھی گذارش کریں گے کہ جب ان کے گھروں میں یہ عیسائی مبلغین آئیں اور

باقی صفحہ ۲۴ پر

ARFI JEWELLERS
عارف جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ۔ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

قادیانیوں کا کردار تاریخ کے آئینہ میں

ابوعبداللہ محمد ساجد اعوان ابوظہبی

ہمارے اسلاف نے پاکستان بننے سے پہلے ہی امت مسلمہ کو آگاہ کر دیا تھا کہ جس طرح قادیانی اسلام کے، خاتم النبیین ﷺ کے اور قرآن و سنت کے وفادار نہیں اسی طرح یہ پاکستان کے اور اہل پاکستان کے بھی وفادار ہرگز نہیں ہیں۔ اور آج بھی ہم (ان کے پیروکار) پوری کائنات کو بروقت آگاہ کر رہے ہیں اور کرتے رہا کریں گے۔ انشاء اللہ۔ کہ یہ مسلمان نام کی کسی چیز کے بھی خیر خواہ نہیں۔ ان سے ہوشیار اور خبردار رہنا پوری کائنات کے مسلمانوں کا اولین فرض ہے

تاریخ اس بات کی خود شاہد ہے کہ جب قادیانی ٹولہ قیام پاکستان کے وقت اس سرزمین پاک میں داخل ہوا تو پاکستان اور اہل پاکستان کو ہر موقع پر اس بدبخت ٹولہ نے ہمیشہ نقصان پہنچایا

ہمارے اسلاف خصوصاً امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، محسن اسلام مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحبؒ حکمرانوں، وزیروں اور قوم کے در پر صرف اور صرف تحفظ ختم نبوت اور پاکستان کی بقاء کے لیے پہنچے اور انہیں بروقت اس قادیانی ٹولہ کے فتنوں سے آگاہ کیا۔ مگر اسلاف کی بات کو ان سنا کر دیا گیا۔ اور ملک و قوم کو اس ٹولے سے بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ جس کی چند مثالیں میں بیان کروں گا۔ ہو سکتا ہے ہماری آنکھیں کھل جائیں اور ہم عالمی مجلس ختم نبوت کی مانند میدان میں آ کر ملک و ملت کے تحفظ اور بالخصوص اسلام اور تحفظ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس باغی جماعت کا متحدہ پلیٹ فارم پر سیسہ پلائی دیوار بن کر مقابلہ کر سکیں۔ تاکہ ملک و ملت ان سانپوں سے محفوظ رہ سکے۔

(۱) جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو پہلا وزیر خارجہ آنجہانی ظفر اللہ کو بنایا گیا۔ یہ ہماری اس وقت کی حکومت کی سب سے بڑی مذہبی اور سیاسی غلطی تھی کہ ایک باغی ختم نبوت کو اتنا اہم عہدہ دیا گیا۔ کہ اس نے چن چن کر قادیانیوں کو اہم اور کلیدی آسامیوں پر بٹھایا وہ دور ملک و ملت کے لیے بدترین دور ثابت ہوا۔ اس ننگ ملت نے سفارت خانوں میں قادیانی بھیجے جہاں قادیانیوں نے اسلام اور مسلمان قوم کو ڈسنا شروع کر دیا۔ ادھر اندرون ملک قادیانی وزیر خارجہ ملک میں آیا اور ایک موچی سے لے کر اعلیٰ قادیانی افسر تک علم اور اپنی پوری برادری کا ریکارڈ تھا۔ جس کی مثال مجاہد ملت حضرت علامہ محمد علی جالندھریؒ نے اپنی ایک تقریر میں دی کہ ظفر اللہ اور خان آف قلات (اللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں اس خان آف قلات مجاہد اسلام پر) کی ایک ملاقات میں مستونگ کے ایک قادیانی انچارج پولیس کی حالت زار کی تھی اور خان آف قلات مرحوم نے قادیانی وزیر خارجہ کو ایسے منہ توڑ جواب دیئے کہ وہ (ظفر اللہ) اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ پہلے وزیراعظم شہید ملت خان لیاقت علی خان لیاقت باغ راولپنڈی میں سر ظفر اللہ کی سبکدوشی کا اعلان کرنے والے تھے مگر اعلان سے پہلے ہی قادیانی افسران کی سازش پر شہید کر دیئے گئے جس کا تذکرہ آج کل اخباروں میں آ رہا ہے اور ختم نبوت کے جریدہ میں بھی مفصل طور پر اس سازش سے عوام کو روشناس کرایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ لیاقت رپورٹ تیار کرنے والے دو اعلیٰ فوجی افسران اور پورے ریکارڈ کو جھنگ شاہی میں طیارہ گرا کر ختم کر دیا گیا۔ یہ بھی ایک قادیانی سازش تھی۔

(۲) جیسے کہ ہفت روزہ ختم نبوت نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ سر ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی نماز جنازہ نہ پڑھی تھی۔ سوال کرنے پر جو اس نے جواب دیا وہ بھی عوام کے علم میں ہے لیکن معلوم نہیں ایسا شخص اتنے عرصہ تک وزارت خارجہ کی کرسی پر کیسے رہا۔ اور اب تک ایسے لوگ فوجی و سول محکموں میں کیسے گھسے ہوئے ہیں۔

(۳) مجاہد ختم نبوت جناب آغا شورش کاشمیریؒ کے بقول ایوب خان کشمیر کی جنگ ۱۹۶۵ء کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ کیونکہ وہ وقت جنگ کے لیے کسی طور بھی مناسب نہ تھا۔ جنرل اختر قادیانی نے نواب کالاباغ مرحوم سے کہلوایا کہ ایوب خان کو مشورہ دیں کہ کشمیر حاصل کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ نواب صاحب سے ملاقات کرنا چاہی مگر نواب صاحب نے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں ایوب خان کو یہ مشورہ ہرگز نہیں دوں گا۔ اختر ملک قادیانی اس لیے کوشاں تھا کہ بشیر الدین محمود نے ایک پیشین گوئی کی تھی کہ کشمیر مرا فتح

کرے گا۔ آخر ایوب خان بات مان گئے اور جب جنگ شروع ہوئی تو سب نے دیکھ لیا کہ جنرل اختر ملک نے کشمیر کیا یا اکھنور تک پہنچی ہوئی فوجوں کو ایک سازش کے تحت اکھنور بھی دے دیا۔ یہ تو اللہ کا کرم تھا کہ ملک بچ گیا اور ۶۵ء کی جنگ قادیانیوں کی ایک سازش تھی۔ جس میں وہ ناکام رہے اور بشیر الدین محمود کی جھوٹی پیشین گوئی بھی روز روشن کی طرح جھوٹی ثابت ہوئی۔

(۴) تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں چلی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے گئے اس کی ابتداً بھی قادیانیوں کے ظلم اور بربریت اور قادیانیوں کی من مانی کی وجہ سے ہوئی۔ انہوں نے نشتر کالج ملتان کے مسلم طلباء پر حملہ کیا اور انہیں زخمی کر دیا۔ یہ سب سازشیں ربوہ (جواب الحمد للہ امیر المومنین قاتل المرتدین سیدنا خلیفہ راشد ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی پر صدیق آباد کہلاتا ہے) میں تیار ہوئیں۔

(۵) دسمبر ۱۹۷۱ء میں سقوط ڈھاکہ بھی قادیانی ٹولے اور قادیانی اعلیٰ فوجی افسران کی سازشوں کا نتیجہ ہے جیسا کہ اپریل ۱۹۸۳ء کو جنگ لاہور کو انٹرویو دیتے ہوئے مشرقی پاکستان کے آخری کمانڈر انچیف لیفٹیننٹ جنرل امیر عبداللہ خان نیازی نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ مشرقی پاکستان صرف اور صرف ایم ایم احمد پلان کے تحت ہم سے جدا ہوا ہے۔ اور یہ بعینہ قادیانی سازش تھی

(۶) مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو قادیانی ٹولے ہی نے اغوا کیا ہے اور یہ مرزا طاہر کے کہنے پر ہوا ہے۔ جس میں کئی حکمران کارندے بھی شامل ہیں اور انہیں علم ہے۔

(۷) مولانا اللہ یار راشد خطیب مسجد احرار صدیق آباد (ربوہ) کو بھی قادیانیوں نے اغوا کرنا چاہا۔ اور کئی ایک علماء کرام کے اغوا کی قادیانیوں نے کوششیں کیں۔ علامہ زاہد الراشدی کو بھی قادیانی ٹولے کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط موصول ہوتے ہیں۔ ساہیوال سکھر اور دوسرے شہروں میں بہت سے مسلمانوں کو قادیانیوں نے شہید کیا مگر افسوس ہماری حکومت ابھی تک قاتلین کی بابت کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے قاصر ہے۔ معلوم نہیں کیا وجہ ہے۔

(۸) یہ ٹھوڑا گروپ کی بربریت بھی قادیانی ٹولہ کا کام معلوم ہوتا ہے۔ جس کے بارے میں ہفت روزہ ختم نبوت نے آگاہ کیا ہے اور حکمرانوں کی دہلیز کھٹکھٹائی ہے۔ کرچیاں گین کا ایک قادیانی غلام قادر مرتد مسلمانوں سے ادھار مال لے کر بے دین ہو جاتا ہے اور غنڈہ پن دکھاتا ہے اور لڑتا ہے اور کہتا ہے کہ سر پھاڑ دوں گا اور ہتھوڑا بھی سر پہ مارتا ہے۔ اس لیے یہ قادیانی ہی ہو سکتے ہیں۔ جو معصوم بچوں کو بھی معاف نہیں کرتے۔ ایسا بڑا ظلم اور کوئی نہیں کر سکتا اس لیے حکومت کو ایسے لوگ گرفتار کر کے فوراً تفتیش کرنی چاہیے۔

(۹) سنی شیعہ فسادات اور دیوبندی بریلوی فسادات بھی قادیانی ٹولہ کی سازش ہے جو مسلمانوں کے ان فرقوں میں خود غلط فہمی پھیلاتے ہیں۔ جس سے فسادات پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۰) قادیانی (بقول ہفت روزہ ختم نبوت کے) ہر مسلمان ملک میں نام تبدیل کر کے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے پہنچے ہوئے ہیں یہاں ابوظہبی میں بھی اپنے آپ کو مسلمان بنوا کر اور نام تبدیل کروا کے آئے ہوئے ہیں۔ اور پچھلے دنوں میری تقریریں سن کر کہنے لگا کہ مولوی۔ تم جتنی مرضی تقریریں کر لو۔ ہمیں کوئی پوچھ تک نہیں سکتا۔ یہ ہماری حکومت کی کمزوری ہے کہ اس نے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے آفس میں قادیانی رکھے ہوئے ہیں جو ان کو مسلمان ظاہر کر کے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات اور دیگر مسلمان ممالک میں بھیج رہے ہیں۔ ایسے افسران کو سبکدوش کیا جائے۔

(۱۱) فلپائن اور دوسرے ممالک میں تعینات قادیانی سفیروں اور دیگر افسران کو فوراً برخاست کیا جائے۔ یہ وہاں بھی مسلمانوں پر موجودہ تشدد میں ملوث ہیں۔ حکومت کو فوراً ایکشن لینا چاہیے۔

(۱۲) آخر میں ابن امیر شریعت سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری مدظلہ کا قول دہراتا ہوں کہ جب روز محشر اللہ نے پوچھا کہ میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لیے تم نے کیا کیا؟ تو ہم عرض کریں گے کہ اے اللہ تعالیٰ محدود وسائل کے باوجود یہ قربانی دی ہے اور آج تیرے دربار میں کھڑے ہیں کہ ہم نے مسئلہ ختم نبوت کے لیے کوئی بھی الحمد للہ کمزوری نہیں دکھائی ان حکمرانوں سے پوچھے کہ ان کے پاس وسائل لامحدود تھے انہوں نے مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیا کیا؟ اس لیے حکمرانوں کو مرتدین پر مزید سختی کرنی ہو گی۔ مسلمانوں نے ان سے بہت ظلم کھائے۔ اگر نرم لہجہ اپنایا ہوا تو یہ پھر ہمیں ڈسیں گے۔ جیسے سانپ انسان کا وفادار نہیں ہوتا اسی طرح قادیانی مسلمان اور پاکستان کا وفادار ہرگز نہیں۔ اللہ ہمارے حکمرانوں کو مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہر اہم اقدام اٹھانے کی توفیق حسب سابق بخشے اور ہماری مجلس ختم نبوت کے مرکزی علماء کرام حضرت خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ کندیاں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب۔ حضرت علامہ منظور احمد الحسینی صاحب۔ جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب۔ اور دیگر تمام علماء کرام اور کارکنوں۔ جانثاروں کو اپنے اس نیک مشن میں سرخرو رکھے (آمین) اور ہفت روزہ ختم نبوت کو جو کہ ملت اسلامیہ کا ترجمان ہے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی بخشے (آمین)

نعت

(محمود ابراہیم)

زمیں تا فلک دھوم ان کی مچی ہے
محمدؐ سے بالا نہ کوئی نبی ہے
مقابل پہ ہے کون آقا کے آیا
یقیناً" غلام احمد مفتری ہے
نہ دھوکے میں بہروپیے کے تم آنا
نبی کے لبادے میں اک اجنبی ہے
نشے کی ہیں باتیں وحی اس کی ساری
پلومر کی وائن بہت اس نے پی ہے
نہیں ہے نصیب اس کی امت کو حج بھی
زمانے میں رسوائی اور ابتری ہے
بڑھا کر جو دکھ درد مفرور ہے اب
مسیحا کی ڈگری اسے کس نے دی ہے
نہیں یاد محمود مکہ مدینہ
انہیں بس لگن قادیاں کی لگی ہے

گھسیٹی

ہفت روزہ ختم نبوت کے قارئین میں ایک حلقہ قادیانیوں کا بھی ہے اور ربوہ میں تو ایک شخص کی باقاعدہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ وہ "ختم نبوت" میں عقیدۂ ختم نبوت اور رد قادیانیت سے متعلق چھپنے والے مقالات پر کچھ لچر اعتراضات لکھ کر ہمارے ہاں ارسال کیا کریں ایسے ہی ایک صاحب کراچی میں بھی ہیں۔

ان دونوں کے علاوہ بھی بعض قادیانی خطوط لکھتے ہیں جن میں اخلاق پر بہیمانہ تشدد بھی ہوتا ہے۔ اور قرطاس و قلم کو رسوا کرنے والے الفاظ بھی، قادیانی ذہنوں کے دیوالیہ پن کے ثبوت بھی ہوتے ہیں، اور شرافت و شائستگی کی ان کے ہاں "خشک سالی" کے نمونے بھی اگر قادیانی قلوب پر ختم نبوت کی نشتر زنی کے اثرات ان سے ہویدا ہوتے ہیں تو قادیانیوں کے ہاں تہذیب کے فقدان کا بھرپور احساس بھی ان میں موجود۔

ایسے ہی ایک قاری کا انہیں صفات کا حامل ایک ایسا خط جو قادیانی فطرت کا آئینہ دار ہے گذشتہ دنوں مجھے موصول ہوا۔

خط کا قادیانی راقم لکھتا ہے :۔

"آپ قادیانیت کے علاوہ دیگر موضوعات پر ہی لکھتے ہوئے اچھے لگتے ہیں یہ جو کبھی کبھی آپ قادیانیت پر اپنا قلم گھسیٹتے ہیں میرے خیال میں یہ سعی لاحاصل ہے"

خط تو خاصا طویل ہے مگر اس کے بقیہ مندرجات کو میں سنسر کر رہا ہوں کیونکہ "سلیم طبائع" کیلئے وہ بوجھ اور تکلیف دہ ہونگے۔

مندرجہ ٹکڑے میں بھی لائق توجہ حصہ "قلم گھسیٹنے" ہے اور اس حصے میں بھی پھر خاص طور پر "گھسیٹنے" زیادہ مطلوب ہے۔

حیرت اس پر نہیں کہ ایک قادیانی نے یہ جملہ لکھا ہے بلکہ اس پر ہے کہ اگر قلم کو نوک کے بل قرطاس کے سینے پر "گھسیٹا" جائے تو اس سے کوئی تحریر کیونکر وجود میں آسکتی ہے؟

میرے خیال میں تو اگر ایسا کیا جائے تو دو باتوں میں سے ایک وقوع پذیر ہوگی یا تو کاغذ پھٹ جائے گا یا قلم کی نوک وہاں پہنچ جائیگی جہاں "مرزا" ہے۔ لہٰذا اگر غصہ اتارنا ہی تھا تو لفظ "گھسیٹنے" کے بجائے کوئی ایسا لفظ اختیار کرتے کہ اس کا کم از کم ہونا تو ممکن ہوتا۔

میں اسی اُدھیڑ بن میں مبتلا تھا کہ اچانک ذہن

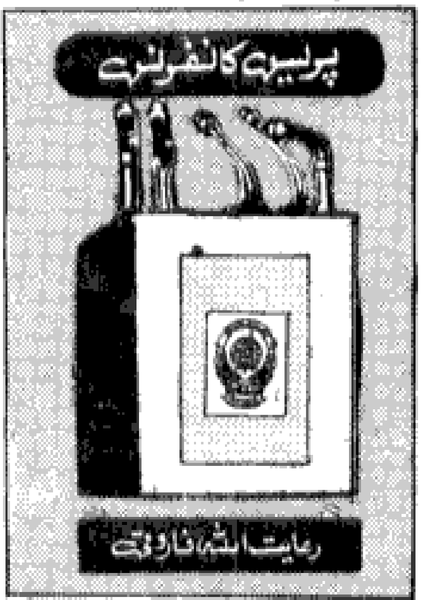

کے دریچے وا ہونے لگے اور بات سمجھ میں آنے لگی کہ لفظ "گھسیٹنے" کو اپنے خط میں "گھسیٹنے" کی وجہ دراصل "آنجہانی" مرزا قادیانی کی والدہ "آنجہانی گھسیٹی" ہیں مرزا کی ماں کا نام چونکہ "گھسیٹی" تھا اس لئے اب قادیانی زندگی کے ہر شعبے میں "گھسیٹنے" کا عمل خوب خوب انجام دیتے ہیں :۔

مثلاً مرزا غلام قادیانی نے پہلے انگریزوں سے مال "گھسیٹا" اور اس کے نتیجے میں ایسے ایسے دعوے کئے کہ ایسے تو کوئی ایسا ہی شخص کر سکے جس کی عقل "گھسٹ" چکی ہو اس کے علاوہ پچاس کتابیں لکھنے کا وعدہ کرکے لوگوں سے اس کیلئے رقم "گھسیٹی" مگر پھر پانچ لکھ کر یہ احمقانہ بات "گھسیٹ" دی کہ صرف صفر کا فرق ہی تو ہے اور یہی ڈراما چالیس اور چار کے حوالے سے بھی کیا گیا۔

یہ تو مرزا کا حال تھا اس کے بعد اس کے بیٹے "آنجہانی گھسیٹی" کے "گھسے" ہوئے پوتے مرزا محمود نے اپنے معتقدین کی عورتوں اور رحتی کر بے ریش لڑکوں کو اپنے بیڈ روم میں "گھسیٹا" جس پر قادیانی امت میں بغاوت بھی ہوئی جس کے ثبوت تاریخ کا ناقابل تردید حصہ ہیں۔

اور آگے چلیں تو کشمیر کو اپنی ریاست بنانے کے لئے بھی انہوں نے "گھسیٹنے" کی کوشش کی (جس کی تفصیلات ختم نبوت کے شمارہ نمبر ۳۴ جلد ۱۱ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں)

مزید آگے چلیں تو قیام پاکستان کے بعد لاکھوں مسلمانوں کی قربانی کے نتیجے میں حاصل ہونے والی مملکت خداداد کے اہم عہدوں پر قبضہ کر کے انہوں نے اس ملک سے کیا کچھ نہیں "گھسیٹا"؟ اور پھر جب انہیں پاکستان کی قومی اسمبلی میں "گھسیٹ" کر کافر قرار دلوایا گیا تو تب انہوں نے "گھسیٹنے" کے اس عمل کو مزید تیز تر کر دیا۔

اور آگے چل کر جب ۸۴ء کا امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا تو "گھسیٹوں" کے اس ٹولے کا سرغنہ فرار ہو کر لندن جا پہنچا اور اب وہاں مغربی طاقتوں سے "گھسیٹی" توانائی کے زور پر اسلام اور ملت اسلام کی عزت کو "گھسیٹنے" کی ناپاک مہم میں "گھس" رہا ہے۔

قادیانی امت کے "گھسیٹنے" اور "گھسنے" کی یہ تاریخ تقریباً ایک صدی پر محیط ہے میں مزید کس کس کا تذکرہ کروں۔ آئیے واپس چلتے ہیں "آنجہانی گھسیٹی" کی طرف اس بات کا کہیں سے بھی کچھ پتہ نہیں چل سکا کہ "گھسیٹی" کی وجہ تسمیہ (نام رکھے جانے کی وجہ) کیا ہے بہر حال وجہ کچھ بھی ہو تعلق اس کا ہر

باقی صفحہ [illegible] پر

بے پردگی کا سیلاب

از: مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

کچھ عرصے سے علماء مسلمان اہل فکر اور دینی جماعتوں کی بیشتر توجہ ملک کے سیاسی اور قانونی مسائل کی طرف اس شدت کے ساتھ مبذول رہی ہے کہ بہت سے اہم معاشرتی مسائل پیچھے چلے گئے ہیں اور ان کی طرف توجہ یا تو بالکل نہیں رہی یا بہت کم رہی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک طرف جس سست رفتاری سے سیاست اور قانون میں دین کا عمل دخل شروع ہوا ہے' دوسری طرف اس سے کہیں زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ معاشرت بالکل الٹی سمت میں بے دینی کی طرف دوڑ رہی ہے۔ بے پردگی اور بے حیائی گھر گھر پھیل چکی ہے' عریانی اور فحاشی نے حیا و عفت کا مفہوم تک ذہنوں سے محو کردیا ہے' بڑوں کا احترام اور خاندانی رشتوں کے اسلامی آداب قصہ پارینہ بن چکے ہیں۔ دفتروں میں رشوت ستانی اور بازاروں میں سود' قمار اور دھوکہ فریب کو شیر مادر سمجھ لیا گیا ہے۔ اور اب ان برائیوں کی قباحت بھی دلوں سے مٹ چکی ہے۔

ان بہت سے مسائل میں سے آج کی نشست میں بے پردگی اور بے حیائی کے مسئلے پر چند دردمندانہ گذارشات قارئین کی خدمت میں پیش کرنی ہیں جن کا تعلق عام مسلمانوں سے بھی ہے' علماء اور اہل فکر سے بھی اور حکومت وقت سے بھی۔

اسلام نے خواتین کو عزت و حرمت کا جو مقام بخشا ہے اور اس کے تقدس کی حفاظت کے لئے جو تعلیمات دی ہیں وہ دنیا بھر کے مذاہب اور اقوام میں ایک منفرد حیثیت کی حامل ہیں۔ اسلام نے ایک طرف عورت کی حرمت اور دوسری طرف اس کے جائز تمدنی اور معاشرتی حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے جو احکام عطا فرمائے ہیں ان کی حکمتوں کا احاطہ انسانی عقل کے ادراک سے بالا تر ہے' مسلمان عورت اپنی عزت کے تحفظ کے ساتھ تمام ضروری تمدنی حقوق رکھنے کے باوجود تلاش معاش میں ماری ماری پھرنے کے لئے نہیں بلکہ گھر کی ملکہ بننے کے لئے پیدا ہوئی ہے' اسی لئے شریعت نے اس کی عمر کی کسی مرحلہ میں فکر معاش کا بوجھ اس کی گردن پر ڈالا نہیں۔ خال خال صورتیں تو مستثنیٰ ہیں لیکن عام حالات میں شادی سے پہلے اس کے معاش کی ذمہ داری باپ پر اور شادی کے بعد شوہر پر ڈالی گئی ہے' لہٰذا ناگزیر ضرورتوں کو چھوڑ کر عام طور پر اسے معاش کے لئے سڑکیں چھاننے کی ضرورت نہیں' چنانچہ اس کی عزت و آبرو اور اس کی حرمت و تقدس کو سلامت رکھنے کے لئے حکم یہ دیا گیا ہے کہ:

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی (۱)

ترجمہ:۔ اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور پچھلی جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کرکے باہر نہ پھرا کرو۔

----

(۱) سورہ احزاب آیت ۳۳

ضرورت کے موقع پر عورت کو گھر سے باہر جانے کی اجازت بھی اسلام نے دی ہے لیکن اس طرح کہ وہ پردے کے آداب و شرائط کو ملحوظ رکھ کر بقدر ضرورت باہر نکلے اور اپنے آپ کو ہوسناک نگاہوں کا نشانہ بننے سے بچائے۔ اس غرض کے لئے مرد و عورت کے درمیان فطری تقسیم کار یہ رکھی گئی ہے کہ مرد کمائے اور عورت گھر کا انتظام کرے اور مرد کے لئے کما کر لانا عورت پر اس کا کوئی احسان نہیں' اس کا لازمی فریضہ ہے' بلکہ اس معاملے میں اسلام نے عورت کو یہ فضیلت اور امتیاز بخشا ہے کہ گھر کا انتظام بھی قانونی طور پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے' اخلاقی طور پر اس کو اس بات کی ترغیب ضرور دی گئی ہے کہ وہ شوہر کے گھر کی دیکھ بھال کرے لیکن اگر کوئی عورت اپنی اس اخلاقی ذمہ داری کو پورا نہ کرے تو مرد اس کو بزور قانون اس پر مجبور نہیں کرسکتا اس کے برخلاف مرد پر عورت کے لئے کمانے کی ذمہ داری اخلاقی بھی ہے اور قانونی بھی اور اگر کوئی مرد اس میں کوتاہی کرے تو عورت بزور قانون اسے اس ذمہ داری کی ادائیگی پر مجبور کرسکتی ہے۔

اسلام نے عورت کو یہ امتیاز اس لئے عطا فرمایا ہے تاکہ وہ کسب معاش کی الجھنوں میں پڑ کر معاشرتی برائیوں کا سبب بننے کے بجائے گھر میں رہ کر قوم کی تعمیر کی خدمت انجام دے۔ گھر کا ماحول معاشرے کی وہ بنیاد ہے جس پر تمدن کی پوری عمارت کھڑی ہوتی ہے' اگر یہ بنیاد خراب ہو تو اس کا فساد پورے معاشرے میں سرایت کرجاتا ہے' اس کے برعکس اگر ایک مسلمان خاتون اپنے گھر کے ماحول کو سنوار کر ان نونہالوں کی صحیح تربیت کرے جنہیں آگے چل کر قوم و ملک کا بوجھ اٹھانا ہے تو ساری قوم خود کار طریقے پر سنور سکتی ہے اور اس طرح مرد و عورت کی عزت و آبرو کا پورا تحفظ ہوتا ہے اور دوسری طرف ایک ایسا ستھرا گھریلو نظام وجود میں آتا ہے جو۔۔۔ پورے معاشرے کی پاکیزگی کا ضامن بن سکتا ہے۔

لیکن جس ماحول میں معاشرے کی پاکیزگی کوئی قیمت ہی نہ رکھتی ہو اور جہاں عفت و عصمت کے بجائے اخلاق باختگی اور حیا سوزی کو منتہائے مقصود سمجھا جاتا ہو ظاہر ہے کہ وہاں اس تقسیم کار اور پردہ اور حیا کو نہ صرف غیر ضروری بلکہ راستے کی رکاوٹ سمجھا جائے گا۔ چنانچہ جب مغرب میں تمام اخلاقی اقدار سے آزادی کی ہوا چلی تو مرد نے عورت کے گھر میں رہنے کو اپنے لئے دوہری مصیبت سمجھا۔ ایک طرف تو اس کی ہوس ناک طبیعت عورت کی کوئی ذمہ داری قبول کئے بغیر قدم قدم پر اس سے لطف اندوز ہونا چاہتی تھی اور دوسری طرف وہ اپنی قانونی بیوی کی معاشی کفالت کو بھی ایک بوجھ تصور کرتا تھا چنانچہ اس نے دونوں مشکلات کا جو عیارانہ حل نکالا اس کا خوبصورت اور معصوم نام "تحریک آزادی نسواں" ہے۔ عورت کو یہ پڑھایا گیا کہ تم اب تک گھر کی چار دیواری میں قید رہی ہو' اب آزادی کا دور ہے اور تمہیں اس قید سے باہر آکر مردوں کے شانہ بشانہ زندگی کے ہر کام میں حصہ لینا چاہئے' اب تک تمہیں حکومت و سیاست کے ایوانوں سے بھی محروم رکھا گیا ہے اب تم باہر آکر زندگی کی جدوجہد میں برابر کا حصہ لو تو دنیا بھر کے اعزازات اور اونچے اونچے منصب تمہارا انتظار کررہے ہیں۔

عورت بے چاری ان دل فریب نعروں سے متاثر ہوکر گھر سے باہر آگئی' اور پروپیگنڈے کے تمام وسائل کے ذریعہ شور مچا مچا کر اسے یہ باور کرادیا گیا کہ اسے صدیوں کی غلامی کے بعد آج آزادی ملی ہے اور اب اس کے رنج و حزن کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ ان دلفریب نعروں کی آڑ میں عورت کو گھسیٹ کر سڑکوں پر لایا گیا۔ اسے دفتروں میں کلرکی عطا کی گئی' اسے اجنبی مردوں کی پرائیویٹ سیکرٹری کا "منصب" بخشا گیا' اسے "اسٹینو ٹائپسٹ" بننے کا اعزاز دیا گیا۔ اسے سینکڑوں انسانوں کی خدمت برداری کے لئے "ایئر ہوسٹس" کا "عہدہ" عنایت کیا گیا۔ اسے تجارت چمکانے کے لئے "سیلز گرل" اور "ماڈل گرل" بننے کا شرف

بخشا گیا اور اس کے ایک ایک عضو کو بر سر بازار رسوا کر کے گاہکوں کو دعوت دی گئی کہ آؤ' اور ہم سے مال خریدو۔ یہاں تک کہ وہ عورت جس کے سر پر دین فطرت نے عزت و آبرو کا تاج رکھا تھا اور جس کے گلے میں عفت و عصمت کے ہار ڈالے تھے تجارتی اداروں کے لئے ایک شو پیس اور مردوں کی تھکن دور کرنے کے لئے ایک تفریح کا سامان بن کر رہ گئی۔

نام یہ لیا گیا تھا کہ عورت کو "آزادی" دے کر سیاست و حکومت کے ایوان اس کے لئے کھولے جا رہے ہیں۔ لیکن ذرا جائزہ لے کر تو دیکھئے کہ اس عرصے میں خود مغربی ممالک کی کتنی عورتیں صدر، وزیر اعظم یا وزیر بن گئیں؟ کتنی خواتین کو جج بنا دیا گیا؟ کتنی عورتوں کو دوسرے بلند مناصب کا اعزاز نصیب ہوا؟ اعداد و شمار جمع کئے جائیں تو ایسی عورتوں کا تناسب بمشکل چند فی لاکھ ہوگا۔ ان گنی چنی خواتین کو کچھ مناصب دینے کے نام پر باقی لاکھوں عورتوں کو جس بے دردی کے ساتھ سڑکوں اور بازاروں میں گھسیٹ لایا گیا ہے وہ "آزادی نسواں" کے فراڈ کا المناک ترین پہلو ہے۔ آج یورپ اور امریکہ میں جا کر دیکھئے تو دنیا بھر کے تمام نچلے درجے کے کام عورت کے سپرد ہیں' ریستورانوں میں کوئی مرد ویٹر شاذ و نادر ہی کہیں نظر آئے گا ورنہ یہ خدمات تمام تر عورتیں انجام دے رہی ہیں' ہوٹلوں میں مسافروں کے کمرے صاف کرنے اور ان کی بستر کی چادریں بدلنے اور "روم اٹنڈنٹ" کی خدمات تمام تر عورتوں کے سپرد ہیں' دوکانوں پر مال بیچنے کے لئے مرد خال خال نظر آئیں گے' یہ کام بھی عورتوں ہی سے لیا جا رہا ہے۔ دفاتر کے استقبالیوں پر عام طور سے عورتیں ہی تعینات ہیں اور بیرے سے لے کر کلرک تک تمام "مناصب" زیادہ تر اسی صنف نازک کے حصہ میں آئے ہیں "جسے گھر کی قید" سے آزادی عطا کی گئی ہے۔

پروپیگنڈے کی قوتوں نے یہ عجیب و غریب فلسفہ ذہنوں پر مسلط کر دیا ہے کہ عورت اگر اپنے گھر میں اپنے شوہر' اپنے ماں باپ' بہن بھائیوں اور اولاد کے لئے خانہ داری کا انتظام کرے تو یہ قید اور ذلت ہے۔ لیکن وہی عورت اجنبی مردوں کے لئے کھانا پکائے' ان کے کمروں کی صفائی کرے' ہوٹلوں اور جہازوں میں ان کی میزبانی کرے' دکانوں پر اپنی مسکراہٹوں سے گاہکوں کو متوجہ کرے اور دفاتر میں اپنے افسروں کی ناز برداری کرے تو یہ "آزادی" اور اعزاز ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ عورت کسب معاش کے لئے آٹھ آٹھ گھنٹے کی یہ سخت اور ذلت آمیز ڈیوٹیاں ادا کرنے کے باوجود اپنے گھر کے کام دھندوں سے اب بھی فارغ نہیں ہوئی۔ گھر کی تمام خدمات آج بھی پہلے کی طرح اسی کے ذمہ ہیں اور یورپ و امریکہ میں اکثریت ان عورتوں کی ہے جن کو آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی دینے کے بعد اپنے گھر پہنچ کر کھانا پکانے' برتن دھونے اور گھر کی صفائی کا کام اب بھی کرنا پڑتا ہے۔

یہ تو اس نام نہاد "آزادی" کے وہ نتائج ہیں جو خود عورت اپنی ذاتی زندگی میں بھگت رہی ہے اور مرد و زن کے بے محابا اختلاط سے پورے معاشرے میں بد اخلاقی' جنسی جرائم' بے راہ روی اور آوارگی کی جو تباہ کن وبائیں وہاں پھیلی ہیں وہ کسی بھی باخبر انسان سے پوشیدہ نہیں۔ عائلی نظام کی اینٹ سے اینٹ بج گئی ہے' حسب و نسب کا کوئی تصور باقی نہیں رہا۔ عفت و عصمت داستان پارینہ بن چکی ہے۔ طلاقوں کی کثرت نے گھر کے گھر اجاڑ دیئے ہیں' جنسی جنون تصور کی خیالی سرحدیں بھی پار کر چکا ہے اور فحاشی کے عفریت نے انسانیت کی ایک ایک قدر کو بھنبھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

یہ واقعات کسی خیالی دنیا کے نہیں ہیں' یہ مغربی ممالک کے وہ ناقابل انکار حالات ہیں جن کا ہر شخص وہاں جا کر مشاہدہ کر سکتا ہے اور جو لوگ وہاں نہیں جا سکے' ان حالات کی خبریں لازماً ان تک بھی پہنچتی رہتی ہیں۔ تقلید مغرب کے جو شائقین شروع شروع میں وہاں جا کر آباد ہوئے کچھ عرصے تک وہاں کی چمک دمک کی سیر کرنے کے بعد جب خود صاحب اولاد ہوئے اور اپنی بچیوں کا مسئلہ سامنے آیا تو ان کی پریشانی اور بے چینی کا یہاں رہ کر اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

سوال یہ ہے کہ کیا کوئی مسلمان جس کے دل میں ایمان کی کوئی رمق موجود ہو یہ پسند کر سکتا ہے کہ خدا نخواستہ یہ گھناؤنے حالات ہمارے اپنے ملک اور اپنے معاشرے میں بھی دہرائے جائیں؟ اگر نہیں اور یقیناً" نہیں تو یہ کیا ستم ہے کہ ہم بھی رفتہ رفتہ بے پردگی اور بے حجابی کے اسی راستے پر چل رہے ہیں جس نے مغرب کو معاشرتی تباہی اور اخلاقی دیوالیہ پن کے آخری سرے تک پہنچا دیا ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ مسلمان خاندان کی خواتین کی سواریوں پر بھی پردے بندھے ہوئے ہوتے تھے' اور پردہ شرافت و عالی نسبی کا نشان سمجھا جاتا تھا' لیکن آج انہیں شریف گھرانوں کی بیٹیاں' بازاروں میں برہنہ سر گھوم رہی ہیں۔ بڑے شہروں میں تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ شہر میں برقعے کی شکل خال خال ہی کہیں نظر آتی ہے' بے پردگی کے سیلاب نے حیاء و غیرت کا جنازہ نکال کر رکھ دیا ہے۔ اور دیندار گھرانوں میں بھی پردے کی اہمیت کا احساس روز بروز گھٹ رہا ہے۔

بعض لوگ بے پردگی کی حمایت میں کہتے نظر آتے ہیں کہ ہماری بے پردگی کو یورپ اور امریکہ کی بے پردگی پر قیاس نہیں کیا جا سکتا اور یہاں کی بے پردگی وہ نتائج پیدا نہیں کرے گی جو مغرب میں پیدا ہو چکے ہیں۔ لیکن خوب سمجھ لیجئے کہ جو کچھ مغرب میں ہوا یا ہو رہا ہے وہ فطرت کے ساتھ بغاوت کی لازمی اور منطقی نتائج ہیں' یہ بغاوت جہاں کہیں ہوگی' اپنے انہی منطقی نتائج تک پہنچ کر رہے گی۔ ان نتائج کو کھوکھلے فلسفوں سے نہیں روکا جا سکتا اور جو لوگ بے پردگی کو فروغ دینے کے بعد معاشرے میں عفت و عصمت باقی رکھنے کے دعوے کرتے ہیں یا تو خود احمقوں کی جنت میں بستے ہیں' یا دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں۔ واقعات اس بات کے گواہ ہیں کہ جب سے ہمارے معاشرے میں بے پردگی کا رواج بڑھا ہے' اس وقت سے اغواء' زنا اور دوسرے جرائم کی شرح کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے اور اس طرح جس مقدار میں ہم بے پردگی کی طرف بڑھے اسی تناسب سے مغربی معاشرے کی لعنتیں بھی ہمارے یہاں سرایت کر گئی ہیں۔

لعنتوں کے سد باب کا اگر کوئی راستہ ہے تو صرف یہ کہ ہم پردے کے سلسلے میں اپنے طرز عمل کو بدل کر دین فطرت کی انہی تعلیمات کی طرف لوٹیں جنہوں نے ہمیں پاکیزہ زندگی گزارنے کا طریقہ سکھایا ہے۔

افسوس یہ ہے کہ پروپیگنڈے اور خراب ماحول کے زیر اثر رفتہ رفتہ بے پردگی کی برائی ذہنوں سے محو ہوتی جا رہی ہے' اور جن گھرانوں کے بارے میں کبھی بے پردگی کا تصور بھی نہیں آ سکتا تھا اب وہاں بھی وہ ختم ہو رہا ہے' گھر کے وہ بڑے جو ذاتی طور سے بے پردگی کو برا سمجھتے ہیں وہ بھی رفتہ رفتہ اس سیلاب کے آگے سپر ڈال رہے ہیں' اور ہمارے نزدیک اس سیلاب کی تیز رفتاری کا بڑا سبب یہی ہے۔ اگر یہ لوگ سپر ڈالنے کے بجائی اپنے گھروں کا ذہن بنانے کی فکر کریں' انہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام یاد دلائیں' ان احکام کی نافرمانی کے سنگین نتائج سے آگاہ کریں اور انہیں یہ باور کرا دیں کہ وہ اپنی موجودگی میں اپنے گھر کی خواتین کو بے پردہ نہیں دیکھیں گے تو انشاء اللہ اس سیلاب پر روک ضرور قائم ہوگی۔

ہمارے خطباء اور واعظ حضرات نے بھی ایک مدت سے اس مسئلے کی وضاحت چھوڑ رکھی ہے' اور اس اسلامی حکم کی تعلیم و تبلیغ میں بھی بہت سستی آ گئی ہے۔ شاید یہ خیال ہونے لگا ہے کہ اس معاملے میں واعظ و نصیحت بے اثر ہو چکی ہے لیکن خوب سمجھ لینا چاہئے کہ داعی حق کا کام یہ ہے کہ وہ تھکنے اور مایوس ہونے کی بجائے اپنے حصے کا کام انجام دیتا رہے' نتائج تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں لیکن داعی کا کام یہ ہے کہ وہ دعوت کو سست نہ پڑنے دے' تجربہ اس بات کا گواہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ جو بات کہی جاتی رہے وہ ایک نہ ایک دن اپنا اثر ضرور دکھاتی ہے' یہ قرآن کریم کا وعدہ ہے۔

وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین ○ (سورہ الذاریات' آیت 55)

ترجمہ:۔ اور نصیحت کرو کہ بلاشبہ نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

حالات بلاشبہ تشویشناک ہیں' لیکن بفضلہ تعالیٰ ابھی ہمارا معاشرہ اس مقام پر نہیں پہنچا جہاں اصلاح کی کوئی امید باقی نہیں رہتی' ہزار غفلتوں اور کوتاہیوں کے باوجود

باقی صفحہ ۲۴ پر

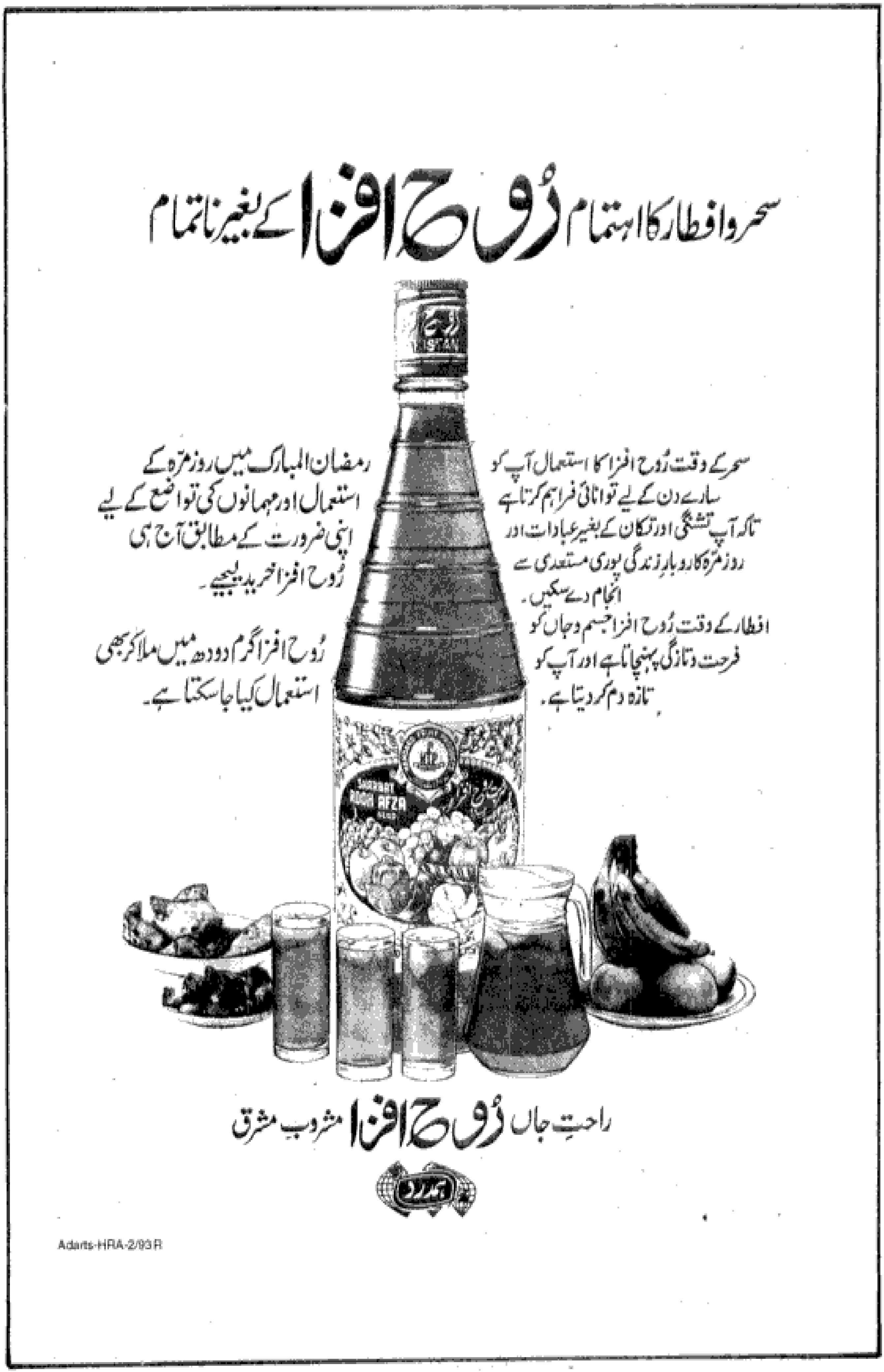
سحر و افطار کا اہتمام رُوح افزا کے بغیر نا تمام
سحر کے وقت رُوح افزا کا استعمال آپ کو سارے دن کے لیے توانائی فراہم کرتا ہے تاکہ آپ تشنگی اور تکان کے بغیر عبادات اور روزمرّہ کاروبارِ زندگی پوری مستعدی سے انجام دے سکیں۔
افطار کے وقت رُوح افزا جسم و جاں کو فرحت و تازگی پہنچاتا ہے اور آپ کو تازہ دم کر دیتا ہے۔
رمضان المبارک میں روزمرّہ کے استعمال اور مہمانوں کی تواضع کے لیے اپنی ضرورت کے مطابق آج ہی رُوح افزا خرید لیجیے۔
رُوح افزا گرم دودھ میں ملا کر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔
راحتِ جاں رُوح افزا مشروبِ مشرق
Adarts-HRA-2/93 R

مرزا قادیانی

وحی نبوت کا دعویدار تھا

اس کی کتاب "تذکرہ" سے چند حوالہ جات

مرتبہ: مولانا منظور احمد الحسینی

تمام دنیا کے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر وحی نبوت نازل نہیں ہو سکتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس طرح نبوت و رسالت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نبوت کا دعویدار بھی کافر ہے۔ قرآن مجید کو اول سے آخر تک پڑھ جائیں جہاں کہیں ہم سے نبوت کا اقرار کرایا گیا ہے اور جس جگہ کی وحی کو ہمارے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا ہے وہاں وہاں صرف انبیاء سابقین کی نبوت و وحی کا ہی ذکر ملتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت حاصل ہو اور پھر اس پر خدا کی وحی بھی نازل ہو کہیں کسی جگہ پر اس کا ذکر تک نہیں۔

حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(ترجمہ) تحقیق وحی نبوت منقطع ہو گئی اور دین تمام ہو چکا (مشکوٰۃ)

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

(ترجمہ) وحی نبوت منقطع ہو چکی ہے (بخاری)

حضرت قاضی عیاض فرماتے ہیں:

ترجمہ:۔ ایسے ہی وہ شخص بھی کافر ہے جس نے دعویٰ کیا کہ میری طرف وحی آتی ہے اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔ پس یہ کل کے کل کافر ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذب ہیں۔

(الشفاء ص ۲۷۱ ج ۲)

ان تمام تصریحات کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے اعتقاد رکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی پر وحی نبوت اترتی تھی کبھی عربی کبھی اردو میں کبھی فارسی میں اور کبھی انگریزی میں۔

ہم ذیل میں بلا تبصرہ مرزا قادیانی کے مجموعہ الہامات تذکرہ نامی صرف ایک کتاب میں سے چند حوالہ جات قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں جس سے وہ اندازہ لگالیں گے کہ مرزا قادیانی نے کس طرح وحی کے لفظ کو اپنے لئے مسلسل استعمال کیا۔

(الحسینی)

وحی کا سلسلہ "ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا!" (تذکرہ ص۲۹ طبع دوم)

پرشوکت وحی "میں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا یہ ایک نہایت پرشوکت وحی اور پیشگوئی ہے۔" (تذکرہ ص۳۱۲)

اے مرزا وحی سنا دے "واتل ما اوحی الیک من ربک۔ سوان کو وہ وحی سنا دے جو تیری طرف تیرے رب سے ہوئی۔" (تذکرہ ص۴۵ ص ۲۲۵)

مجھ کو وحی ہوتی ہے "قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد کہہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے۔" (تذکرہ ص۹۱ ص ۳۴۲)

میں وحی سے مشرف ہوں "قریباً ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔" (تذکرہ ص۹۳)

وحی کا نزول "یہ میرے سب کی کاروائی کا خلاصہ ہے جو اس نے مجھ پر نازل کی پس میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات ان کو پہنچا دیئے۔" (تذکرہ ص۱۴۰)

واصنع الفلک باعیننا و وحینا (تذکرہ ص۱۶۳)

وحی سے دعویٰ کیا ہے "اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔" (تذکرہ ص۱۶۹)

وحی ہوئی (حکیم نورالدین صاحب) ملاقات کو آئے رات کو حضرت امام کو وحی ہوئی کہ "مولوی صاحب کو ہجرت نہیں کرنی چاہئے" (تذکرہ ص۲۰۰)

وحی بھیجی "واوحی الی بانی غالب علیٰ کل خصیم اعمی" (تذکرہ ص۲۱۳)

ہماری وحی کے ذریعہ کشتی بنا من السماء ان اصنع الفلک باعیننا و وحینا (تذکرہ ص۲۱۸)

خدا نے کلمات وحی نازل کئے "اور کہیں گے کہ وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے گئے ہیں ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے" (تذکرہ ص۲۴۳)

مجھ پر وحی کی جاتی ہے "قل انما انا بشر یوحی الی کہہ میں محض ایک بشر ہوں جس پر وحی کی جاتی ہے۔" (تذکرہ ص۲۴۳)

یہ وحی ہوئی "یہ وحی ہوئی ان کنتم فی ریب مما اسی وقت آپ نے یہ وحی ہم کو سنائی (تذکرہ ص۲۵۹)

رب نے وحی بھیجی "واوحی الی ربی ووعد نی انہ سینصرنی" (تذکرہ ص۳۱۶)

کیفیت وحی "ہر ایک دفعہ غنودگی کی حالت طاری ہو کر ایک فقرہ وحی الٰہی کا جیسا کہ سنت اللہ ہے زبان پر نازل ہوتا تھا اور جب ایک فقرہ ختم ہو جاتا تھا اور لکھا جاتا تھا تو پھر غنودگی آتی تھی اور دوسرا فقرہ وحی الٰہی کا زبان پر جاری ہوتا تھا یہاں تک کہ کل وحی نازل ہو کر سید فضل شاہ صاحب لاہوری کی قلم سے لکھی گئی ...... میں نے اپنی ایک کثیر جماعت کو یہ وحی الٰہی سنا دی اور اس کے معنی اور شان نزول سے اطلاع دے دی۔" (تذکرہ ۳۵۲)

وحی کے ذریعہ حقائق "بل ھی حقائق اوحیت الی من رب الکائنات (تذکرہ ص۳۵۹)

(ترجمہ مرتب تذکرہ) بلکہ یہ وہ حقائق ہیں جو رب العالمین کی طرف سے بذریعہ وحی مجھے بتلائے گئے ہیں۔"

پاک مطہر وحی "اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے

اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔ (تذکرہ ۳۹۳)

تیرے لوگوں پر آسمان سے وحی "ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے (تذکرہ ص۳۹)

خدا کی وحی وحی "من رب السموات العلی" یہ اس خدا کی وحی ہے جو بلند آسمانوں کا خدا ہے (تذکرہ ص۳۸۵)

خدا کی وحی سے کہتا ہوں "ان سے کہہ دے کہ میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی اور حکم سے یہ باتیں کہتا ہوں۔" (تذکرہ ص۳۹۵)

خدا سے وحی پا کر بولتا ہوں "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ (تذکرہ ص۳۸۸، ۴۰۶)

خدا کی وحی "یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ (تذکرہ ص۳۸)

وحی سے انکار کروں تو کافر ہو جاؤں "ہم کو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین ہے اور علیٰ وجہ البصیرۃ یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی قسم چاہو قسم دے دو۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔ (تذکرہ ص۳۱۳)

وحی کی حالت کا ورود "جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف وہ حالت ہو کر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا۔ (ص۴۱)

تین دفعہ وحی کا نزول "ایّام غضب اللہ! فرمایا جب یہ وحی ہوئی تو میں غضب الٰہی سے ڈر گیا اور میں نے دعا کی تب یہ وحی ہوئی غضبت غضباً شدیداً پھر دعا کی تو یہ وحی نازل ہوئی انّہ ینجی اھل السعادہ اس کے بعد یہ وحی ہوئی انی انجی الصادقین۔" (ص۴۲۱، ۴۲۳)

اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ غضبت غضباً شدیداً۔

وحی کے ذریعے اظہار غضب "میں قسم حضرت احدیت جل شانہ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے (تذکرہ ۳۵۰)

خدا کی وحی پر ایمان "میرا تو خدا کی وحی پر ایسے ایمان ہے جیسا کہ اس کی کتابوں پر ہے (تذکرہ ص۳۳۴)

شعر خدا کی وحی "یہ شعر اللہ تعالیٰ کی وحی سے ہے۔ (تذکرہ ۵۲)

رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ (تذکرہ ص۴۵۸)

خدا نے وحی سے اطلاع دی "خدا نے مجھے اپنی وحی سے اطلاع دی کہ یہ شخص میری عزت دور کرنے کیلئے حملہ کرے گا۔ (ص۴۹۵)

کشفی حالت وحی کی طرف "کشفی حالت وحی کی طرف منتقل ہو گئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس سے پہلے اور بعض بعد میں مجھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں (تذکرہ ص۴۶۵، ۴۶۴، ۴۶۶)

جبرائیل کا نزول "جاءنی آئل واختار وادار اِصْبَعَہٗ واشار۔ آئل جبرائیل ہے فرشتہ بشارت دینے والا۔ (تذکرہ ص۴۹۵)

حضرت رؤف الرحیم پر خدا کی قہری وحی

ہمارے مکرم خانصاحب محمد علی خانصاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہو گیا ۲۵ اکتوبر کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بڑی بے تابی سے عرض کی گئی ہے .... حضرت رؤف الرحیم (مرزا قادیانی) تہجد میں اس کے لئے دعا کر رہے تھے کہ خدا کی وحی سے آپ پر یہ کھلا .... جب خدا تعالیٰ کی قہری وحی نازل ہوئی تو اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا۔ (تذکرہ ۵۰۳)

نزول وحی "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزول وحی ہوا سلاماً سلاماً۔ (ص۸۹)

پاک وحی "آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکا۔ ص۵۳۳

عربی میں وحی "خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ آخری حصہ زندگی کا یہی ہے جو اب گزر رہا ہے۔ جیسا کہ عربی میں وحی الٰہی یہ ہے۔ قرب اَجَلُکَ المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکراً۔ یعنی تیری اجل مقدر اب قریب ہے اور ہم تیری نسبت ایک بات بھی ایسی نہیں چھوڑیں گے جو موجب رسوائی اور طعن و تشنیع ہو۔ (تذکرہ ص۵۹۳) مگر مرزا قادیانی کو خوب ذلیل کیا اس کی تمام پیشینگوئیاں بالکل جھوٹی نکلیں اور منہ مانگی موت وبائی ہیضے سے جہنم رسید ہوا۔ منظور۔

خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے......

اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے۔" (مرزا کے الہامات میں موت مصیبت مری کا پڑنا طاعون زلزلہ اور بیماریوں کے سوا کچھ نہیں ناقل ۵۳۱، ۵۳۷

خاص وحی "یہ خدا تعالیٰ کی خبر اور اس کی خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں چھپ کر آؤں گا۔" ص۵۴۰ (خدا تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے مگر مرزا دجال و کذاب خدا تعالیٰ کی توہین سے باز نہیں آتا ناقل)

بطور وحی کے "پھر بطور وحی کے زبان پر جاری ہوا۔" ص۵۴۲

وحی ہوئی "وحی ہوئی زندگیوں کا خاتمہ۔" ص۵۵۹

"میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ (ص۵۷۰)

وحی خفی "خدا نے میرا دل وحی خفی سے اسطرف مائل کیا۔ ص۵۹۸

رسول کو وحی کریگا "اور اس رسول کو وحی کرے گا۔ ص۵۹۰ اپنے رسول پر وحی نازل کرے گا۔

خدا کی طرف سے وحی آئی "زندگی کے آثار اس وحی الٰہی کے تھوڑی دیر بعد اور معاً خدائے عزوجل کی طرف سے یہ وحی آئی آثار زندگی۔" ص۶۰۹

خدا کی طرف سے نازل شدہ کلمات "وقالوا ان ھذا الا اختلاق قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں یہ کلمات تو اپنی طرف سے بناتے ہیں ان کو کہہ دو کہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے۔ ص۶۳۱

بار بار وحی مقدس "اب خدا تعالیٰ اپنی پاک وحی میں وعدہ دیتا ہے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ یہ خدا ان اپنا رنگ بدل لے گا..... اور اس وحی الٰہی میں کثرت نسل کی طرف بھی اشارہ۔ بار بار اپنی وحی مقدس میں ظاہر فرمایا ہے۔" ص۶۲۵

خاندان کی نسبت وحی "میرے خاندان کی نسبت

باقی ص۲۸ پر

اِسلام اور مرزائیت کا اصولی اِختلاف

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نوراللہ مرقدہ

گذشتہ دنوں قادیان (ہندوستان) میں ایک کانفرنس میں دنیا بھر سے قادیانی اکٹھے ہوئے۔ ایک بار پھر قادیانیوں نے وہاں یہ تأثر پھیلانے کی مذموم کوشش کی کہ اسلام اور قادیانیت کے درمیان مسلمانوں کے دیگر فرقوں کی طرح فروعی اختلافات ہیں جس سے تعلیم یافتہ طبقہ میں گمراہ کن غلط فہمی پھیل رہی ہے چنانچہ مولانا ادریس صاحب کاندھلویؒ کی چالیس سالہ قدیم تحریر پیش خدمت ہے جس کا ایک ایک حرف قادیانیت کے کفر وارتداد کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو مزید روشن کرنے کا باعث ہے۔ (ادارہ)

الحمد للہ رب العلمین. والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علے سید نا ومولانا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلے اٰلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین،

امّا بعدُ!

بہت سے لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ مرزائی اور قادیانی مذہب اسلام سے کوئی علیحدہ مذہب نہیں بلکہ مذہب اسلام ہی کی ایک شاخ ہے اور دیگر اسلامی فرقوں کی طرح یہ بھی ایک اسلامی فرقہ ہے اس لئے یہ لوگ قادیانیوں کو مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھنے میں تامل کرتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ان لوگوں کی یہ غلط فہمی سراسر اصول اسلام سے لاعلمی بے خبری پر مبنی ہے یہ مسلمان کی جہالت کی انتہا ہے کہ اسے اسلام اور کفر میں فرق نہ معلوم ہوا۔ جاننا چاہئے کہ ہر ملت اور مذہب کے کچھ اصول اور عقائد ہوتے ہیں کہ جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے اسیطرح اسلام کے بھی کچھ بنیادی اصول اور عقائد ہیں کہ ان اصول اور عقائد کے اندر رہ کر جو اختلاف ہو وہ فروعی اختلاف ہے اور جو اختلاف ان مسلمہ اصول اور عقائد کی حدود سے نکل کر ہو وہ اصولی اختلاف کہلاتا ہے اور اس اختلاف سے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد سمجھا جاتا ہے۔

اس مختصر تحریر میں ہم نہایت اختصار کے ساتھ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ قادیانی مذہب، مذہب اسلام کے اصول اور عقائد سے کس درجہ متصادم اور مزاحم ہے تاکہ یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے کہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے مرزائی مذہب کے اصول اور عقائد مذہب اسلام کے اصول اور عقائد کے بالکل مباین اور مخالف ہیں بالکل ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہیں مذہب اسلام اور مرزائیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

فاقول باللّٰہ التوفیق وبیدہٖ ازمۃ التحقیق

مرزائیوں کے نزدیک بھی اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے فروعی نہیں

یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان میں کوئی فروعی اختلاف ہے کسی مامور من اللہ (یعنی جس بات کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو) کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرات مرزا کی ماموریت سے منکر ہیں بتاؤ یہ اختلاف کیونکر ہوا قرآن مجید میں لکھا ہے لا نفرق بین احد من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود سے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ (انجام الفضل مجموعہ فتاوی احمدیہ ص ۲۹۳)

پہلا اختلاف:۔ مسلمانوں کے نبی اور رسول محمد عربی فداہ امی وابی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مرزائیوں کا نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہے اور ظاہر ہے کہ نبی ہی کے بدلنے سے قوم اور مذہب جدا سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی قوم یہود اور نصاریٰ سے اسی لئے جدا ہے کہ ان کا نبی ان کے نبی کے علاوہ ہے۔ حالانکہ مسلمان بھی حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو شخص فقط حضرت موسیٰؑ یا فقط حضرت عیسیٰؑ پر ایمان رکھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے وہ یہودی اور عیسائی ہے مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اور جو یہودی اور عیسائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور وہ یہودی اور عیسائی نہیں رہتا بلکہ مسلمان محمدی کہلاتا ہے۔

اسی طرح جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان لائے وہ مسلمان اور محمدی نہیں کہلا سکتا اس لئے کہ نئے پیغمبر پر ایمان لانے کی وجہ سے پہلے پیغمبر کی امت سے خارج ہو جاتا ہے اور نئے نبی کی امت میں داخل ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ تمام مرزائی غلام احمد کو نبی ماننے کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور دین اسلام سے خارج ہو چکے لہٰذا ان کو مسلمان اور محمدی کہنا جائز نہیں ان کو مرزائی اور غلامی اور قادیانی کہا جائے گا اور ان کا دین اسلام نہیں

ہوگا بلکہ ان کا دین مرزائی دین ہوگا۔

دوسرا اختلاف: تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں جیسا کہ نص قرآنی ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور احادیث متواترہ اور اجماع صحابہؓ و تابعین اور امت محمدیہ کے تیرہ سو برس کے تمام علمائے متقدمین اور متاخرین کے اتفاق سے یہ مسلّم ہے کہ نبوت و رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوچکی ہے یہ اسلام کا اساسی اصولی اور بنیادی عقیدہ ہے جس میں کسی اسلامی فرقہ کو اختلاف نہیں۔

مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ نبوت حضورؐ پر ختم نہیں ہوئی آپؐ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے گویا کہ مرزا کے زعم میں حضورؐ خاتم النبیین نہیں بلکہ فاتح النبیین ہیں یعنی نبوت کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔

امت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع

حضورؐ کے وصال کے بعد امت محمدیہ میں جو پہلا اجماعؓ ہوا وہ اس مسئلہ پر ہوا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرے اس کو قتل کیا جائے۔

اسود عنسی نے حضورؐ کے زمانہ حیات میں دعوائے نبوت کیا حضورؐ نے ایک صحابیؓ کو اس کے قتل کے لئے روانہ فرمایا صحابی نے جاکر اسود عنسی کا سر قلم کیا۔ مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا صدیق اکبرؓ نے خلافت کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ مسیلمہ کذاب کے قتل اور اس کے جماعت کے مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے خالد بن ولیدؓ سیف اللہ کی سرکردگی میں صحابہ کرامؓ کا ایک لشکر روانہ کیا کسی صحابیؓ نے مسیلمہ کذاب سے یہ سوال نہیں کیا تو کس قسم کی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے مستقل نبوت کا مدعی ہے یا ظلی اور بروزی کا نبوت کا مدعی ہے؟ اور نہ کسی نے مسیلمہ کذاب سے اس کی نبوت کے دلائل اور براہین پوچھے اور نہ کوئی معجزہ دکھلانے کا سوال کیا صحابہ کرامؓ کا لشکر میدان کارزار میں پہنچا مسیلمہ کذاب کے ساتھ چالیس ہزار جوان تھے۔ خالد بن ولید سیف اللہؓ نے جب تلوار پکڑی تو مسیلمہ کے اٹھائیس ہزار جوان مارے گئے اور خود مسیلمہ بھی مارا گیا۔ خالد بن ولیدؓ مظفر و منصور مدینہ منورہ واپس آئے اور مال غنیمت مجاہدین پر تقسیم کیا گیا۔ مسیلمہ کے بعد طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ صدیق اکبرؓ نے اس کے قتل کے لئے بھی حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ کیا۔

(فتوح البلدان صفحہ ۱۰۲)

اس کے بعد خلیفہ عبدالملک کے عہد میں حارث نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ خلیفۂ وقت نے علماء صحابہؓ و تابعین کے متفقہ فتوٰی سے اس کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا اور کسی نے اس سے دریافت نہ کیا تیری نبوت کی کیا دلیل ہے اور نہ کوئی بحث اور مناظرہ کی نوبت آئی اور نہ معجزات اور دلائل طلب کئے۔

قاضی عیاضؒ شفاء میں اس واقعہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔

وفعل ذالک غیر واحد من الخلفاء والملوک باشباھھم۔

بہت سے خلفاء اور سلاطین نے مدعیان نبوت کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہے۔

خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا خلیفہ ہارون رشید نے علماء کے متفقہ فتوے سے اس کو قتل کیا۔

خلاصہ یہ کہ قرون اولیٰ سے لے کر اس وقت تک تمام

اسلامی عدالتوں اور دربار دں کا یہی فیصلہ رہا ہے کہ مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہیں اب بھی مسلمانان پاکستان کی وزرا حکومت سے استدعا ہے کہ خلفاء راشدینؓ اور سلاطین اسلام کی اس سنت پر عمل کر کے دین اور دنیا کی عزت حاصل کریں الحمد اللہ اب حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو کافر قرار دیدیا ہے۔

قتل مرتد کے متعلق مرزائی خلیفہ اول حکیم نورالدین کا فتویٰ۔

مجھے (حکیم نورالدین کو) خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کر دے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جلد ۹ نمبر ۱۱ صفحہ ۲ بابت ماہ نومبر ۱۹۱۴ء)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ نورالدین صاحب کے نزدیک بھی مرتد کی سزا قتل ہے اس لئے مخالفین کو خالد بن ولید کے اتباع میں اس سنت کے جاری کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

قادیانیوں کو حج بیت اللہ کی مخالفت کی وجہ۔

مرزائیوں کے نزدیک قادیان کی حاضری ہی بمنزلہ حج کے ہے اور مکہ مکرمہ جانا اس لئے ناجائز ہے کہ وہاں قادیانیوں کو قتل کر دینا جائز ہے۔

چنانچہ مرزا محمود خلیفہ ثانی نے ایک خطبہ جمعہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا آج احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا انتظام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لئے خدائے تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ علماء حرمین کے نزدیک قادیانی مرتد اور واجب القتل ہیں۔

تیسرا اختلاف : ۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اخروی نجات کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا کافی ہے مرزائی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نجات کا دارومدار مرزا غلام احمد پر ایمان لانے پر ہے جو شخص مرزا غلام احمد پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور ابدی جہنم کا مستحق ہے نہ اس کے ساتھ نکاح جائز اور نہ اس کی نماز جنازہ درست ہے۔

چنانچہ اسی بنا پر چوہدری ظفر اللہ نے قائد اعظم کے نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی کہ ظفر اللہ کے نزدیک قائد اعظم کافر اور جہنمی تھے۔

قائد اعظم کی وصیت یہ تھی کہ میری نماز جنازہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی قدس سرہ پڑھائیں وصیت کے مطابق شیخ الاسلامؒ نے تمام ارکان دولت اور مسلمانان ملت کی موجودگی میں قائد اعظم کا جنازہ پڑھایا اور اپنے دست مبارک سے ان کو دفن کیا

قائد اعظم کا مذہب : ۔ اس وصیت اور طرز عمل سے صاف ظاہر ہے کہ قائد اعظم کا مذہب وہی تھا جو حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کا تھا اور پاکستان اسی قسم کی اسلامی حکومت ہے کہ جس قسم کا اسلام حضرت شیخ الاسلام کا تھا۔ مولانا شبیر احمدؒ اس پاکستان کے شیخ الاسلام تھے۔ اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ شیخ الاسلام عثمانیؒ مرزائی جماعت کو مرتد اور خارج از اسلام سمجھتے تھے۔ اور ان کی نظر میں مسیلمہ پنجاب کا وہی حکم تھا جو شریعت میں یمامہ کے مسیلمہ کذاب کا ہے۔ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی تحریرات اس بارہ میں صاف اور واضح ہیں۔

تمام روئے زمین کے کلمہ گو مسلمان مرزائیوں کے نزدیک کافر اور جہنمی اور اولاد الزنا ہیں!

مرزا کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن و حدیث کے ایک ایک حرف پر بھی عمل کرے مگر مرزا کو نبی نہ مانے تو وہ ویسا ہی کافر ہے جیسے یہود اور نصاریٰ اور دیگر کفار اور مرزا صاحب کے تمام منکر اولاد الزنا ہیں۔ (قادیانی مذہب صفحہ ۱۹۲)

چوتھا اختلاف : ۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی معتبر ہے جو حضور پر نورؐ نے فرمائی اور اس کے بعد صحابہؓ و تابعینؒ کی تفسیر کا درجہ ہے مرزا کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی وہی تفسیر معتبر ہے جو میں بیان کروں اگرچہ وہ تمام احادیث متواترہ اور صحابہ اور تابعین اور امت محمدیہ کے تمام علماء کے خلاف ہو۔

پانچواں اختلاف : ۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم معجزہ ہے یعنی حد اعجاز کو پہنچا ہوا ہے کوئی اس کا مثل نہیں لا سکتا۔ مرزا اور مرزائی جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا کا کلام بھی معجزہ ہے۔ مرزا اپنے قصیدہ اعجازیہ کو قرآن کی طرح معجزہ قرار دیتا تھا۔ مرزائیوں کے نزدیک مرزا کی وحی پر ایمان لانا ایسا ہی فرض ہے جیسے قرآن پر ایمان لانا فرض ہے اور جس طرح قرآن کریم کی تلاوت عبادت ہے اسی طرح مرزا کی وحی اور الہامات کی تلاوت بھی عبادت ہے۔ معلوم نہیں کہ کیا مرزا کے انگریزی الہامات کی بھی قرآن کی طرح تلاوت عبادت ہے یا نہیں۔ واللہ اعلم۔

اب ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے بعد اگر کسی اور کتاب پر بھی ایمان لانا فرض ہو تو قرآن کریم اللہ کی آخری کتاب نہ ہوگی مرزا کہتا ہے :۔

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا ۔
بخدا پاک دانمش از خطا ۔
ہمچو قرآن منزہ اش دانم ۔
از خطاہا ہمیں است ایمانم ۔

(در ثمین صفحہ ۲۸۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

چھٹا اختلاف : ۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث حجت ہے اور اس کا اتباع ہر مسلمان پر فرض ہے اور واجب ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ ۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ

مرزا کا عقیدہ یہ ہے کہ جو حدیث نبویؐ میری وحی کے موافق نہ ہو اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔ مرزا نے حدیث نبویؐ کے متعلق لکھا ہے :۔

(۱) جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰)

(۲) اور ہم دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۲۹)

ساتواں اختلاف : ۔ قرآن اور حدیث جہاد کی ترغیب اور اس کے احکام سے بھرا پڑا ہے۔ مرزا کہتا ہے کہ جہاد شرعی میرے آنے سے منسوخ ہو گیا اور انگریزوں کی اطاعت اولی الامر کی اطاعت ہے اور انگریزوں سے جہاد کرنا حرام قطعی ہے۔ مگر پاکستان کی تخریب کے لئے فوجی تیاریاں اور ریشہ دوانیاں، قادیانیوں کے نزدیک فرض

عین ہیں اور دلیل و نہار اسی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔

آٹھواں اختلاف: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور پر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد آنے والا خواہ کتنا ہی صالح اور متقی ہو وہ انبیاء و مرسلین سے افضل و بہتر نہیں ہو سکتا مرزا کا دعویٰ یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام سے افضل ہوں۔ مرزا کہتا ہے:-

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے۔
من بعرفان نہ کمترم ز کسے۔
آنچہ داد است ہر نبی را جام۔
داد آن جام را مرا بتمام۔
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین۔
ہر کہ گوید دروغ است و لعین۔

(درثمین ص۲۸۷ و ص۲۸۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

نواں اختلاف: از روئے قرآن و حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور برگزیدہ بندے بغیر باپ کے مریم صدیقہ کے بطن سے پیدا ہوئے صاحب معجزات تھے۔

مرزا کا دعویٰ ہے کہ مسیح ابن مریمؑ سے افضل ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں جو مغلظات اور بازاری گالیاں لکھی ہیں ان کے تصور سے ہی کلیجہ شق ہوتا ہے بطور نمونہ ایک عبارت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

مرزا کہتا ہے:-

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمدؐ

(دافع البلاء ص۲۰)

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی دوبارہ تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں ہرگز نہ دکھلا سکتا (حقیقۃ الوحی ص۱۴۸ ص۱۵۳)۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپکی زنا کار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷) پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا (ضمیمہ انجام آتھم ص۴) یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵۔ ازالہ کلاں ص۳)

اعجاز احمدی ص۱۳ و ص۱۴ (نعوذ باللہ)

دسواں اختلاف:- تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ محمد عربی فداہ نفسی وامی وابی صلے اللہ علیہ وسلم سید الاولین والآخرین اور افضل الانبیاء والمرسلین ہیں اور قادیان کا ایک دہقان اور دشمنان اسلام یعنی نصاریٰ کا بے لگام کا ایک زر خرید غلام یعنی مرزا غلام قادیانی، کبھی کبھی تو حضورؐ پر نور کی برابری کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں عین محمد ہوں اور کبھی یہ کہتا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل اور بہتر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات صرف تین ہزار تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ص۴۰) اور مرزا صاحبؒ اپنے معجزات کی تعداد براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶ میں دس لاکھ بتاتی ہے گویا کہ معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرزائے قادیان سے شان اور مرتبہ میں تین سو تینتیس درجہ کم ہیں۔ اور قرآن کریم میں جو آیتیں حضور پر نور کے بارے میں اتری ہیں ان کے متعلق یہ کہتا ہے کہ یہ آیتیں میرے بارے میں اتری ہیں۔ مثلاً۔

(۱) آیت سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ الخ جس میں حضور پرنور کے معجزۂ معراج کا ذکر ہے۔

(۲) ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ جس میں حضورؐ کے قرب خداوندی یا قرب جبرئیل کا ذکر ہے۔

(۵) انا فتحنا لک فتحاً مبیناً۔

(۳) قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی

(۵) انا اعطینٰک الکوثر۔ وغیر ذلک من الآیات۔

مرزا کہتا ہے کہ یہ آیتیں میرے بارے میں مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ اور مثلاً قرآن کریم میں جو محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آیا ہے اس سے بھی مرزا ہی مراد ہے اور محمد اور احمد میرا نام ہے۔ مرزا کہتا ہے ایک دجال بھی ہے اور نقال بھی ہے۔

قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے۔

مرزائیوں کا قادیان بمنزلہ مکہ اور مدینہ کے ہے اس مسجد کے بارے میں کہ جو مرزا کے چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ (براہین احمدیہ ص۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ)

قادیان کی زمین ارض حرم ہے۔

زمین قادیان اب محترم ہے۔
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔
(درثمین ص۵۲ مجموعہ کلام مرزا غلام احمد)

قادیان کی حاضری بمنزلہ حج کے ہے!

مرزا بشیر الدین محمود اپنے ایک خطبہ میں کہتا ہے۔ ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے اور جیسا حج میں رفث اور فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔ خطبہ مندرجہ مجموعہ تقاریر گویا کہ آیت فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج قادیان کے جلسہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ۔

قادیان میں مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ!

بس اس مسجد سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قادیان میں بہشتی مقبرہ۔

قادیان میں بہشتی مقبرہ کے نام سے ایک مقبرہ ہے۔ مرزا کہتا ہے جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔ (ملفوظات احمدیہ ص۱۰۴)

اور پھر الہام ہوا کہ روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے (مکاشفات مرزا ص۸۹)

مرزا کی امت۔

مرزا نے جابجا اپنے ماننے والوں کو اپنی امت بتایا ہے۔

مرزا کے مریدین بمنزلہ صحابہ کے ہیں۔

امت محمدیہ کی طرح مرزا کی امت میں طبقات ہیں مرزا کے دیکھنے والے صحابہ کہلاتے ہیں۔ اور ان کے دیکھنے والے تابعین اور تبع تابعین۔

مرزا کے اہل وعیال بمنزلہ اہل بیت کے ہیں۔

اور مرزا کے خاندان کو اہل بیت اور مرزا کی بیبیوں کو ازواج مطہرات کہا جاتا ہے۔

مرزا کا خاندان خاندان نبوت ہے۔

اور مرزا کے خاندان کو خاندان نبوت کے نام سے پکارا جاتا ہے اور قرآن اور حدیث میں اہل بیت اور ذوی القربیٰ کے جو حقوق اور احکام آئے وہ سب مرزا کے خاندان اور اہل بیت کے لئے ثابت کئے جاتے ہیں۔

مرزا صاحب کی امت میں ابوبکر و عمر۔

حکیم نورالدین خلیفہ اول کو مرزائی امت کا ابوبکر صدیق مانا گیا ہے۔ اور مرزا محمود احمد خلیفہ ثانی کو اس امت کا عمر فاروق اعظم کہا جاتا ہے کسی نے خوب کہا ہے۔

گربہ میر و سگ وزیر و موش را دیوان کنند۔
ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویران کنند۔ ق ص۱۲

مرزا پر مستقلاً صلوٰۃ وسلام کی فرضیت

اور مرزا کے مریدین اور کنبہ کی اس میں شرکت اور شمولیت پس آیت ’’یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما‘‘ کی رو سے اور ان احادیث کی رو سے جن میں آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید پائی جاتی ہے حضرت مسیح موعود (مرزا) علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر بھیجنا ازبس ضروری ہے۔ (رسالہ درود شریف مصنفہ محمد اسمٰعیل قادیانی ص۱۳۶) از روئے سنت اسلام واحادیث نبویہ ضروری ہے کہ تصریح سے آپ کی آل کو بھی درود میں شامل کیا جائے اسی طرح بلکہ اس سے بدرجہا بڑھ کر یہ بات ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی تصریح سے درود بھیجا جائے اور اس اجمالی درود پر اکتفا نہ کیا جائے جو آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے وقت آپ کو بھی پہنچ (از رسالہ مذکورہ)

چوہدری ظفر اللّٰہ خاں قادیانی بیرسٹر کا ٹریکٹ مارچ ۱۹۳۳ء میں بتقریب یوم التبلیغ شائع ہوا۔

اس ٹریکٹ سے چوہدری ظفر اللّٰہ کے ایمان کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے نزدیک حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی طرح راجچندر اور کرشن بھی نبی اور رسول تھے اہل اسلام کے نزدیک تو سرور عالم محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور دیگر حضرات انبیاء کو راجچندر اور کرشن کے ساتھ ذکر کرنا سراسر گستاخی اور گمراہی ہے۔

البتہ مرزا غلام احمد کو کرشن اور راجچندر کے ساتھ ذکر کرنا نہایت مناسب ہے۔ سب کے سب ائمۃ الکفر اور کافروں کے پیشوا تھے۔

خلاصۂ کلام:۔ یہ کہ اسلام اور مرزائیت کا اختلاف اصولی ہے فروعی نہیں مرزائی مذہب نے اسلام کے اصول اور قطعیات ہی کو تبدیل کر دیا ہے اب کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک نہیں رہی یہ جماعت بنسبت یہود اور نصاریٰ کا اور ہنود کے اہل اسلام سے زیادہ عداوت رکھتی ہے جو مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے اور اولاد زنا ہے ان کے ساتھ کوئی تعلق جائز نہیں مثلاً مسلمانوں کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں اور اس کی نماز جنازہ نہیں۔

دین کی بنیاد دو چیزوں پر ہے قرآن اور حدیث۔ قرآن کے متعلق تو مرزا یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر وہی صحیح ہے کہ جو میں بیان کروں اگرچہ وہ تفسیر کل علماء امت کی تفسیر کے خلاف ہو اور حدیث نبویؐ کے متعلق یہ کہتا ہے کہ جو حدیث میری وحی کے مطابق ہو وہ قبول کی جائیگی جو میری وحی کے خلاف ہوگی وہ ردی کی ٹوکری میں پھینک دی جائے گی اس طرح اسلام کے ان دو بنیادی اصولوں کو ختم کیا اور اپنی من مانی تاویلات اور تحریفات کو اسلام کے سر لگایا الفاظ تو شریعت کے لئے مگر معنی بالکل بدل دیئے

درایات اور احادیث میں وہ تحریف کی کھور اور نصاریٰ بھی پیچھے رہ گئے اور تعلیم یافتہ طبقہ اکثر چونکہ دین اور اصول دین سے بے خبر اور عربی زبان سے ناواقف ہے اس لئے یہ طبقہ زیادہ تر اس گمراہی کا شکار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین۔

ایک ضروری گذارش!

قادیانی کتابوں کو دیکھنے سے یہ بات پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ قادیانی مذہب اس مثل کا مصداق ہے کہ۔

میرے تھیلے میں سب کچھ ہے۔

ایمان بھی ہے اور کفر بھی ہے ختم نبوت کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی ہے دعوائے نبوت و رسالت بھی ہے اور جو دعوائے نبوت کرے اس کی تکفیر بھی ہے۔ حضرت مسیح بن مریم رفع الی السماء اور نزول کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی وغیرہ وغیرہ غرض یہ کہ مرزا کی کتابوں میں جتقدر مختلف اور متعارض مضامین ملتے ہیں وہ دنیا کے کسی متنبی اور ملحد اور زندیق کی کتابوں میں نہیں ملتے اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا مرزا کبھی اقرار کرتے ہیں اور کبھی انکار اور یہ سب کچھ دیدہ و دانستہ ہے اور غرض یہ ہے کہ بات گول مول رہے حقیقت متعین نہ ہو حسب موقعہ اور حسب ضرورت جس قسم کی عبارت چاہیں لوگوں کو دکھلا سکیں اور زنادقہ کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ بات صاف نہیں کہتے یہی طریقہ مرزا اور مرزائیوں کا ہے کہ جب مرزا کا اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں تو قدیم عبارتیں پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں دیکھو ہمارے عقیدے تو وہی ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں اور جب موقعہ مناسب تو مرزا صاحب کے فضائل اور کمالات اور وحی والہامات کے دعوے پیش کر دیتے ہیں اور دھوکہ دینے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا مستقل نبی اور رسول نہ تھے وہ تو ظلی اور بروزی نبی تھے۔ ظلی اور بروزی اور مجازی نبی کی اصطلاح مرزا نے محض اپنی پردہ پوشی کے لئے گھڑی ہے۔ اگر کوئی شخص حکومت کی وفاداری کا اقرار کرے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنا نام صدر مملکت رکھ لے اور جو خادم اندرون خانہ خدمت انجام دیتا ہو اس کا نام وزیر داخلہ رکھ لے اور جو خادم بازار سے سودا لاتا ہو اس کا نام وزیر خارجہ رکھ لے اور باورچی کا نام وزیر خوراک رکھ لے وغیرہ ذالک اور تاویل یہ کرے کہ معنی لغوی کے اعتبار سے اپنے آپ کو صدر مملکت اور اپنے خادم کو وزیر داخلہ اور وزیر خارجہ کہتا ہوں اور اصطلاحی اور عرفی معنی میری مراد نہیں یا یوں کہے کہ میں تو صدر مملکت کا ظل اور بروز ہوں اور اس کے کمالات کا آئینہ ہوں اور میرے اس نام رکھنے سے حکومت کی مہر نہیں ٹوٹتی تو ظاہر ہے کہ یہ تاویل حکومت کی نظر میں اس کو مجرم اور چالاک اور مکار ہونے سے نہیں بچا سکتی اسی طرح مرزا کی یہ تاویل کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں کفر اور ارتداد سے نہیں بچا سکتی مرزا بلاشبہ تشریعی نبوت اور مستقل رسالت کا مدعی تھا اور اپنی وحی و الہام کو قطعی اور یقینی اور کلام خداوندی کہتا تھا اور اپنے زعم میں اپنے خوارق کا نام معجزات رکھتا تھا اور اپنے منکر اور متردد اور اپنی جماعت سے خارج ہونے والے کو مرتد کا خطاب دیتا تھا جو تحقیق نبوت و رسالت کے لوازم ہیں مرزا کا اپنے لئے نبوت کے لوازم کو ثابت کرنا یہ اس امر کی صریح دلیل ہے کہ مرزا مستقل نبوت و رسالت کا مدعی تھا اور بروزی کی تاویل محض پردہ پوشی کے لئے تھی مخالفین سے خاموش کرنے کے لئے اپنے آپ کو ظلی اور بروزی نبی ظاہر کرتا تھا مرزا کا دعویٰ تو یہ ہے کہ فضائل و کمالات اور معجزات میں میں تمام انبیاء و مرسلین سے بڑھ کر ہوں حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے مرزا نے ظلی اور بروزی کی اصطلاح گھڑی ہے جس کا کتاب و سنت میں کہیں نام و نشان نہیں۔

خاتمۂ کلام:۔ اب میں اس مختصر تحریر کو ختم کرتا ہوں اور تمام مسلمانوں سے عموماً اور جدید تعلیم یافتہ حضرات سے خصوصاً اس کا امیدوار ہوں کہ اس تحریر کو غور سے پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی مرتبہ پڑھنے میں مسئلہ کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ اکثر دین سے بے خبر بھی ہے اور بے فکر بھی ہے اس لئے وہ

روشنی کا سفر

سید مظفر احمد ضیاء

آمد شہ دیں سے جہل کا فسوں ٹوٹا
جبر کے شکنجے سے طائر خرد چھوٹا
روشنی زمانے میں ہر طرف نظر آئی
ضعف ابن آدمی میں آگئی توانائی
اب نہ رہنمائی کو آئیں گے نئے سرور
آسماں سے اتریں گے اب نئے نہ پیمبر
کاش آدمی سنبھلے وقت ہے سنبھلنے کا
آخری ہی موقعہ ہے راستہ بدلنے کا
راہ سیدھی سچی ہے آخری پیامی کی
دھوم دوجہاں میں ہے جن کے نام نامی کی
خالق دوعالم کی آخری ہدایت ہے
آخری پیمبر کی آخری رسالت ہے
داستان ہستی کا آخری فسانہ ہے
آخری مغنی کا آخری ترانہ

دکھی اور مجبور انسانوں کی خدمت کے لئے
وقف ادارہ عتیقی ٹرسٹ کے پروگرام

۱۔ دار الاولاد: (بچوں کا گھر) یتیم، معذور، بے سہارا اور لاوارث بچوں کی مکمل کفالت اور تعلیم و تربیت کرنا۔

۲۔ شفاخانہ: غریب نادار مریضوں کا مفت علاج کرانا۔

۳۔ ایمبولنس سروس: غریب مریضوں اور میتوں کے لئے بلا معاوضہ ایمبولنس مہیا کرنا۔

۴۔ امان گاہ: گم شدہ بچوں کو والدین تک پہنچانا۔

۵۔ خدمت الاموات: لاوارث اموات کی تجہیز و تکفین کا بندوبست۔

مندرجہ بالا پروگراموں سے اگر آپ اتفاق کرتے ہیں تو ہمارے ادارے کے ساتھ حسب توفیق بھرپور اعانت فرمائیں۔ انشاء اللہ آپ ہمیں اپنے اعتماد کا امین پائیں گے۔

عتیقی ٹرسٹ ملتان پوسٹ بکس نمبر ۴۹۔
فون:۔ 524858,32762
اکاؤنٹ:۔ 4-B-L,3368
چوک مہربان کالونی برانچ

بقایاجات

غلط فہمی میں زیادہ مبتلا ہے اور قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتا ہے۔

بقیہ : مرزا قادیانی نبوت کا دعویدار

ایک اور وحی الٰہی ہے ۔ ۹۰۔۔

بذریعہ وحی نام رکھا گیا " شفیع اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع (الحکم ۔۔۔)

وحی کو شائع کیا گیا ان شانئك هوالابتر یعنی تیرا یہ دشمن منقطع النسل اور ناکام و نامراد رہیگا ۔ (مولانا سعد اللہ کے متعلق ۔ ناقل) چنانچہ میں نے اس وحی الٰہی کو لوگوں میں شائع کر دیا ۔ میں نے چاہا کہ اس کی اشاعت کروں لیکن میری جماعت کے وکیل نے مجھے اس کی اشاعت سے روکا۔

پیٹ پھٹنے کی وحی " وحی الٰہی کے ذریعہ بتلایا گیا کہ ایک شخص اس جماعت میں سے ایک دم دنیا سے رخصت ہو جائیگا ۔ اور پیٹ پھٹ جائیگا (ست ۔۔۔)

" بارك الله فى إلهامك ووحيك ورؤياك برکت دی اللہ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری رویا میں (تذکرہ صفحہ ۔۔۔)

اللہ نے وحی نازل کی " ثم دعوت علی سعد اللہ الی ثلاثة ایام و تمنیت موته فاوحیٰ الی ربّ اشعث اغبر لو اقسم علی الله لا برّه (ترجمہ از مرتب) میں نے تین روز تک سعد اللہ کی موت کے لئے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعائیں کیں جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی رُبّ اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرّہ (۔۔۔)

وحی انما یرید الله لیذهب عنكم الرجس اهل البیت ویطهركم تطهیرا ۔ اس وحی کے بعد میں کسی کو آواز مار کر اس طرح سے پکارتا ہوں فتح فتح (۔۔۔)

صاف صاف وحی شیخ یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم نے لکھا :

اللہ تعالیٰ کی ایک مخفی تحریک کے ماتحت کچھ عرصہ کے لئے ضلع گورداس پور کے پہاڑی علاقہ (سوجان پور) کی طرف جا کر عبادت کرنا چاہتے تھے لیکن پھر خدا تعالیٰ کی صاف صاف وحی نے آپ کو ہوشیار پور جانے کا ایما فرمایا

اور اسی شہر کا نام بتایا تذکرہ صفحہ ۔۔۔

یہ آیت ہم پر نازل ہو چکی ہے " له معقبت من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من امر الله اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بھی جو اس طرح آگے پیچھے دائیں بائیں چلتے رہتے تھے اور جنگوں میں بھی یہی حال تھا اس آیت میں صحابہ مراد ہیں یہاں فرشتے مراد نہیں۔ اسی طرح یہ آیت ہم پر نازل ہو چکی ہے (تذکرہ ۔۔۔)

بقیہ : بے پردگی کا سیلاب

بحمد اللہ ابھی دلوں میں اللہ تعالیٰ پر' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یوم آخرت پر ایمان موجود ہے' اور اس دولت ایمان کی وجہ سے ابھی دعوت و تبلیغ کے لئے لوگوں کے کان بالکل بند نہیں ہوئے ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اخلاص اور حکمت کے ساتھ موثر انداز میں حق کی دعوت متواتر پہنچتی رہے ۔ اگر خدانخواستہ اس مرحلہ پر اس فریضے میں کوتاہی جاری رہی تو اصلاح کی کوششیں روز بروز مشکل تر ہوتی جائیں گی' اور خدا نہ کرے کہ ہمارے معاشرے میں وہ صورت حال پیدا ہو جس سے آج مغربی ممالک دوچار ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ روز بد نہ دکھائے ۔ اور اصلاح حال کے لئے اپنے حصے کا کام صدق و اخلاص اور لگن کے ساتھ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے ۔ آمین ۔

وما علینا الا البلاغ

بقیہ : پریس کانفرنس

حال میں " گھسیٹنے " یا گھسٹنے " سے ہی رہا ہو گا .

رد قادیانیت پر تحقیق کرنے والوں کے لئے بالعموم اور میرے دوست طاہر رزاق کے لئے بالخصوص (جو دلچسپ موضوعات پر چٹ پٹی تحریروں میں بڑے مشتاق ہیں) یہ دلچسپ موضوع ہے اگر وہ تحقیق کے میدان میں جستجو کے گھوڑے دوڑائیں تو " گھسیٹی " کی وجہ تسمیہ کہیں سے گھسیٹ ہی لائیں گے۔

اس مختصر سی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ " گھسیٹ " قادیانی ڈکشنری کا ایک مقدس لفظ ہے میں تو سمجھا تھا کہ شاید اس بے نام قادیانی نے " قلم گھسیٹے " لکھ کر میری اور میرے " غریب " قلم کی تضحیک کی کوشش کی ہے اور یہ ہے بھی قادیانی فطرت کا جزو لاینفک جو مرزا قادیانی سے لے کر مرزا طاہر تک اور قادیانی ٹولے کے ہر چھٹے بڑے

کا خاصہ رہا ہے ۔

لیکن غور و فکر کے بعد جو مندرجہ بالا امور ذہن میں آئے تو اب یہ احساس ہو رہا ہے کہ مذکورہ خط کے تحریر کنندہ نے درحقیقت " تضحیک " نہیں کی کیونکہ کسی کی تضحیک یا مذاق اڑانے کیلئے تو اخلاق سے کوئی گرا ہوا الفاظ اختیار کیا جاتا ہے اور مذکورہ لفظ یعنی " گھسیٹ " تو مرزائی ڈکشنری کا مقدس لفظ ہے بنا برآں کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ قادیانی نے میرے " بیچارے " قلم کو عزت بخشی ہے اور " قلم گھسیٹے " لکھ کر گویا کہ قادیانی ڈکشنری کا اعلیٰ ترین لفظ عنایت کیا گیا ہے کیونکہ یہ " آنجہانی " مرزا قادیانی کی ماں " آنجہانن " گھسیٹی کا نام نامی تھا یہاں یہ امر ملحوظ رہے کہ اصل نام " چراغ بی بی " تھا لیکن بوجوہ اسے کہا " گھسیٹی " جاتا تھا اور یوں اصل نام پس منظر میں جا چکا تھا۔

میرے محترم مولانا محمد انور فاروقی صاحب کا تو فرمانا ہے کہ گھسیٹی اسے پیار سے کہا جاتا تھا اب اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قادیانی امت میں " پیار " کے " انداز " بھی کیسے ہیں کہ اپنے " مدعی ملعون " کی ماں کو پیار سے نام بھی دیا تو کیا شاہکار " گھسیٹی "

میں تو یہ ہی کہہ سکتا ہوں کہ قادیانیوں ! ! تم نے اپنے مرزا کی " گھسیٹی " کو " گھسیٹ کے .. اس کی عزت کو کیا خوب " گھسیٹا " ہے ۔

بقیہ : کیا بائبل تبدیل نہیں ہوئی ؟

ان کے سامنے بائبل کی صداقت اور عیسائیت کی حقانیت پر زمین و آسمان کے قلابے ملائیں تو آپ سب سے پہلے انہیں مذکورہ عبارات بتلائیں اور ان سے پوچھیں کہ کیا اسی امر کی تبلیغ کرنے آتے ہو ؟ آپ کے اس تھوڑی سی کوشش سے انشاء اللہ بہت سے اشکالات کا دروازہ بند ہو جائے گا اور ان کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہو جائیں گی ۔ ؎

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو یہ مٹی تو بڑی زرخیز ہے ساقی

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ہمارا نصب العین اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ

اور گستاخ رسول فتنہ قادیانیت کا پرزور تعاقب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کی تمام دردمندان اسلام

اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے

اپیل

الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، اپنے یوم تاسیس سے لے کر اب تک اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے ساتھ ساتھ

گستاخ رسول ﷺ فتنہ قادیانیت کا پرزور تعاقب کر رہی ہے

○ عالمی مجلس کے راہنماؤں اور مبلغین کی کوششوں سے اب تک ہزارہا افراد قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ صرف ایک افریقی ملک "مالی" میں ۳۰ر۳۵ ہزار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ○ جماعتی لٹریچر جو متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے (اور مزید زبانوں میں شائع کرنے کی کوششیں جاری ہیں) اس کے اور جماعتی مبلغین کے ذریعے پوری دنیا قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ ہو چکی ہے ○ تبلیغی نظام کافی وسیع ہو چکا ہے۔ متعدد بیرونی ملکوں میں جماعتی شاخوں کے علاوہ دفاتر، قرآنی تعلیم کے لئے مکاتب قائم ہو چکے ہیں۔ اندرون ملک ۵۰ سے زائد ہمہ وقتی مبلغ، ۱۰ دینی مدارس قائم ہیں، مدارس میں بیرونی طلباء کے اخراجات عالمی مجلس آپ حضرات کے دیئے ہوئے عطیات سے پورا کرتی ہے۔ ○ جماعت کے دو ہفتہ وار رسالے قادیانیت کے پرزور تعاقب میں مصروف ہیں۔ امسال عالمی مجلس نے ایک عظیم الشان منصوبہ پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کام شروع کیا ہوا ہے اور وہ ہے روس کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے والی ریاستوں اور کمیونسٹوں کے جبر و تشدد سے نجات حاصل کرنے والے لاکھوں مسلمانوں میں قرآن مجید پہنچانا۔

یہ آزاد ریاستیں

کسی زمانہ میں اسلامی علوم و فنون کا مرکز رہی ہیں۔ امام بخاریؒ، امام مسلم، امام ترمذیؒ، امام برہان الدین فرغانیؒ، صاحب ہدایہ، امام ابو حفص کبیرؒ، امام ابو اللیث سمرقندیؒ اور امام ابو منصور ماتریدیؒ اسی سرزمین سے اٹھے جن کے علمی فیضان سے پورا عالم اسلام مستفید ہوا لیکن ان مسلم ریاستوں پر روس کے ظالمانہ و جابرانہ تسلط نے عالم اسلام کی ان مایہ ناز ریاستوں کو بنجر بنا کر رکھ دیا۔ آج وہ سرزمین قرآنی تعلیم کی پیاسی اور ادر وہاں کے مسلمان ہم سے قرآن مجید کے طالب ہیں۔ ایسے میں عالمی مجلس کے وفد نے وہاں کا دورہ کرنے کے بعد ۱۰ لاکھ قرآن مجید جماعت کی طرف سے چھپوا کر وہاں پہنچانے کا فیصلہ کیا جو الحمد للہ آپ کی دعاؤں سے زیر طبع ہے اس وقت ہزاروں قرآن مجید وہاں پہنچا بھی دیئے ہیں۔

ان تمام منصوبہ جات خاص طور پر وسطی ایشیا کی ریاستوں میں قرآن مجید پہنچانے کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عالمی مجلس کو آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے

ہم تمام اہل اسلام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ

وہ موجودہ مہینوں خصوصاً رمضان المبارک میں مذکورہ منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور خاص طور پر عطیات سے دل کھول کر امداد فرمائیں۔

فقیر خان محمد	محمد یوسف لدھیانوی	عزیز الرحمن جالندھری
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون:۔ ۴۰۹۷۸

کراچی کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون ۷۷۸۰۳۳۷

نوٹ:۔ کراچی کے احباب الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲ میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔